ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

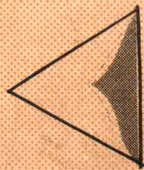
نگرانِ اعلیٰ
مفتی محمود

21/33

حافظ زکریا

مولانا ابوالکلام آزاد جنہوں نے برصغیر کے مسلمانوں میں آزادی کی شمع روشن کی

عالمِ اسلام کے لئے ایک چیلنج



شمارہ ۳۲
قیمت: ایک روپیہ

۱۸ اگست تا ۲۴ اگست ۱۹۷۸ء

سرفروشی میں نمایاں ہے مثال حمزہؓ

مناقبہ درشان سید الشہداء حضرت امیر حمزہؓ

جمعہ ۱۲ جولائی بزم ارتقائے ادب رجسٹرڈ کے زیر اہتمام یہ مناقبہ منعقد ہوا۔ اس کی پہلی قسط دی جاچکی ہے۔

صفدر گنوری (معتمد اعلیٰ بزم ارتقائے ادب رجسٹرڈ)

وہ مسلمان ہے تصویر کمال حمزہؓ — جس کے اسوے میں ہو تطبیق جمال حمزہؓ
دیدنی بدر و احد میں تھا قتال حمزہؓ — گویا اجلال شجاعت تھا جلال حمزہؓ
ہے کسی چشم تصور میں مآل حمزہؓ — یہی اک ایک سے ہے آج سوال حمزہؓ

ظفر دہلوی

جنگ میں صاف بتاتا ہے جلال حمزہؓ — جذبۂ شوق شہادت ہے کمال حمزہؓ
صدق اور عدل میں بے مثل ہیں صدیق و عمرؓ — اور شجاعت میں کہاں کوئی مثال حمزہؓ
دونوں ہاتھوں سے قلم کرتے ہیں کفار کے سر — دہری شمشیر ہے شمشیر کمال حمزہؓ

جناب قریشی صاحب متھرادی

سرفروشی میں نمایاں ہے مثال حمزہؓ — سرخیٔ حسن شہیداں ہے جمال حمزہؓ
حق نے بخشا انہیں سردار شہیداں کا خطاب — سب سے بالا ہے شجاعت میں مثال حمزہؓ
اشک آنکھوں میں محمدؐ کے ابھر آتے تھے — جب بھی کرتا تھا کوئی ذکر وصال حمزہؓ

جناب منظر صاحب دہلوی

خدمت دین محمد ہے خیال حمزہؓ — جذبۂ شوق شہادت ہے کمال حمزہؓ
وہ ہیں بے مثل نبیؐ اور یہ بے مثل شہید — نہ مثال شہؐ والا نہ مثال حمزہؓ
پئے نظارہ فرشتے بھی اتر آئے تھے — قتل کے بعد بڑھا اتنا جمال حمزہؓ

جناب نثار صاحب اکبرآبادی

ہے ہمہ وقت تصور میں جمال حمزہؓ — مونس غم ہے بہر حال خیال حمزہؓ
دل بیتاب پہ بجلی سی چمک جاتی ہے — صورت برق ہے انداز جلال حمزہؓ
چٹکی لیتا ہے نثار آج غم ذوق طلب — گدگداتا ہے تصور میں خیال حمزہؓ

جناب نصرت صاحب کانپوری

کفر کی تیغ سے کاٹوں گا گلا دشمن کا — ایماں افروز تھا کس درجہ خیال حمزہؓ
روح کی دل کی تمنا ہے یہی برسوں سے — زندگی مجھ کو عطا کر دے مثال حمزہؓ
بادۂ حب صحابات کو پینے کے لئے — ساتھ رکھتا ہوں ہمہ وقت سفال حمزہؓ



جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۳۳

جمعۃ المبارک ۱۸ اگست ۷۸ء ۱۲ رمضان ۹۸ھ

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ
۴۵ —— روپے
ششماہی
۲۳ —— روپے
سہ ماہی —— ۵۰/۱۱ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

این۔ڈی۔پی کی موجودہ حکمت عملی

پاکستان قومی اتحاد اور حکومت کے مابین مفاہمت اور سویلین حکومت کی تشکیل کے مسئلہ پر مذاکرات کی کامیابی کے بعد نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنما جناب شیرباز مزاری نے جس قسم کے تند و تیز بیانات دیئے ہیں وہ قومی اتحاد کے کروڑوں ہمدردوں اور سنجیدہ حلقوں میں خاصے اضطراب اور تشویش کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ این۔ڈی۔پی نے اپنے مجوزہ کراچی کنونشن میں قومی اتحاد سے وابستگی اور عدم وابستگی کے سلسلہ میں فیصلہ کرنے کی بھی دھمکی دی ہے جسکا اعادہ بار بار اخبارات کے ذریعہ کیا جا رہا ہے۔ جب تک یہ سطور قارئین تک پہنچیں گی این۔ڈی۔پی کوئی منفی یا مثبت فیصلہ کر چکی ہو گی اور این۔ڈی۔پی کی سیاست کا اونٹ کسی کروٹ بیٹھ چکا ہو گا۔

جہاں تک این۔ڈی۔پی کی سیاسی خدمات اور قربانیوں کا تعلق ہے تو اس سے کسی کو انکار نہیں مگر موجودہ سیاسی حکمت عملی جو این۔ڈی۔پی کے رہنماؤں نے اختیار کی ہے نظر بظاہر وہ ملک و قوم کے مفاد میں جاتی ہوئی دکھائی نہیں دیتی۔ ایک طرف تو این۔ڈی۔پی کے رہنما قومی یکجہتی اور وسیع تر بنیادوں پر اتحاد کی ضرورت پر زور دے رہے ہیں اور دوسری طرف قومی اتحاد سے ہی علیحدگی کی باتیں کی جا رہی ہیں۔ اسے قول و عمل کے تضاد کے علاوہ کس چیز سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

اگر این۔ڈی۔پی کو اپنی جمہوریت پسندی بہت ہی زیادہ عزیز ہے جیسا کہ اس کے رہنماؤں کا دعوے ہے تو زیادہ سے زیادہ اسی راستے پر گامزن رہا جا سکتا تھا جو انہوں نے مذاکرات کے آغاز میں اختیار کیا تھا یعنی قومی اتحاد سے وابستگی اور قومی حکومت سے علیحدگی۔ کم از کم اس سے یہ فائدہ ہوتا کہ ملک و قوم ایک نئی الجھن اور پریشانی میں مبتلا نہ ہوتے۔

قومی حکومت اگر ناکام ہوتی یا عوام کی امیدوں اور خواہشوں پر پوری نہ اترتی تو این۔ڈی۔پی کا دامن پھر بھی صاف ہوتا اور وہ کہہ سکتی تھی کہ بالفعل ہمارا قومی حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے لہذا اس کی کمزوریوں کی ذمہ داری ہمارے پر عائد نہیں ہوتی۔ مگر افسوس کہ این۔ڈی۔پی کے قابلِ احترام رہنماؤں نے مفاہمت اور اعتدال کی راہ کو یکسر خیرباد کہہ کر انتہا پسندی کا ایسا راستہ اختیار کرنے کی ٹھان لی ہے جو نہ ملک و قوم کے ہی لئے مفید ہے اور نہ ہی خود ان کے اپنے لئے۔

آخر جس طرح سے این۔ڈی۔پی کے ممتاز راہنما خان عبدالولی خان اور دیگر راہنماؤں نے مارشل لاء ایسی غیر جمہوری چیز کو اس لئے گوارا کیا کہ ملک کے معروضی حالات کا تقاضا ہی یہ ہے کہ مارشل لاء گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کیا جائے اور آج تک بھی یہی کہا جا رہا ہے کہ ہم حکومت سے تعاون کریں گے تو قومی اتحاد سے تعاون اور وابستگی کو کیوں برداشت نہیں کیا جا رہا ہے۔

ملک کی موجودہ صورتحال کسی سے پوشیدہ نہیں اور مارشل لاء حکومت کی مجبوری سے بھی پوری دنیا واقف ہے کہ نوکر شاہی قدم قدم پر رکاوٹیں کھڑی کر کے ملک کو ایک بار پھر افراتفری کی نذر کرنا چاہتی ہے۔ ایسے حالات میں صرف زبانی تعاون کی یقین دہانی موجودہ حکومت کو کرانا کوئی حیثیت نہیں رکھتا جبکہ اپنے عمل سے اس کے برعکس کیا جا رہا ہو۔

ہم این۔ڈی۔پی کے معزز راہنماؤں سے دردمندانہ التماس کریں گے کہ وہ اس نازک وقت میں محض اپنی بات کی پیچ کے پیچھے نہ پڑیں بلکہ ایسے اقدام اور فیصلے کریں جن سے ملک اور قوم کا بھلا ہو۔ آخر وہ خود بھی اسی قوم کا ایک حصہ ہیں۔

اکرام القادری
۱۲-۸-۷۸

اپیل

جمعیۃ علمائے اسلام مملکتِ پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کی ترویج، نظام ہائے باطل کی تردید، فتنہ باطلہ کے مقابلے، فرنگی تہذیب کے قلع قمع اور اعلاء "کلمۃ الحق عند سلطان جائر" کے مقدس فریضہ کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف و منہمک ہے۔

جمعیۃ سے وابستہ و منسلک ہزاروں علماء و مشائخ اور لاکھوں انتھک جانباز، مخلص کارکن وسائل کی کمی کے باوجود شب و روز اسلام کی عظمتِ رفتہ کی بحالی کے لیے تگ و تاز کر رہے ہیں۔ اسلام کی سربلندی اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات مسلّمہ ہیں تحریک بحالی جمہوریت، تحریک مقدس ختم نبوت اور تحریک نظامِ مصطفےٰ اس پر شاہد عدل ہیں۔ جمعیۃ اپنا ایک تابناک ماضی رکھتی ہے اور روشن مستقبل کے لیے کوشاں ہے، لیکن نصرتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ وسائل و اسباب کا ہونا بھی ضروری ہے خصوصاً موجودہ دور میں۔ لہٰذا جمعیۃ کی مخلصانہ سرگرمیوں کا مربوط اور سیاسی پلیٹ فارم کو مضبوط بنانے کے لیے جمعیۃ کے بیت المال کو مستحکم بنانا ازحد ضروری ہے۔

التماس اصحاب ثروت اور اہل خیر حضرات سے التماس ہے کہ وہ عطیات، صدقات اور خیرات کے ذریعہ بیت المال کی امداد فرمائیں۔ نیز بیت المال کیلیے **زکوٰۃ** کی فراہمی کا ہر جگہ اہتمام کر کے اس اہم فریضہ کی تکمیل کریں۔ اراکین جمعیۃ خصوصاً اس سلسلے میں تگ و دو کریں —

(مولانا) محمد عبداللہ درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(مولانا) عبیداللہ انورؒ امیر جمعیت علماء اسلام، پنجاب
(مولانا) محمد ایوب جان بنوری امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد

(مولانا) مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(مولانا) سید محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سندھ
(مولانا) عبدالواحد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان

نوٹ: زکوٰۃ کی رقوم مولانا مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور کے نام روانہ کیجائیں۔




احکام و مسائل رمضان المبارک

ماہ رمضان کی فضیلت:

رمضان شریف اسلام میں ایک نہایت ہی مقدس اور برگزیدہ مہینہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی اور بنیادی عبادت روزہ ہے جو نفس کو مانجھنے اور صاف کرنے میں خاص اثر رکھتا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا ہوجاتا ہے۔ رمضان میں خاص مشغلہ تلاوت قرآن پاک اور اپنے اوقات کو یاد خداوندی سے معمور رکھنا ہے۔ روزے میں جھوٹ، غیبت، چغل خوری وغیرہ معاصی روزہ کو کالعدم اور روزہ دار کو قریباً ہلاک کر دیتے ہیں جس سے بچنا ضروری ہے۔

روزے میں نیت کی ضرورت:

۱۔ روزے میں نیت شرط ہے (نیت کے معنی دل کے ارادے کے ہیں)۔ اگر روزہ کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہیں ہوگا۔

۲۔ رمضان کے روزے کی نیت نصف دن سے پہلے کرسکتا ہے بشرطیکہ صبح صادق ہونے کے بعد کچھ کھایا نہ ہو اور کوئی کام جو روزہ کا مفسد ہو نہ کیا ہو۔ اس کے بعد اگر نیت کریگا تو معتبر نہ ہوگی۔

۳۔ زبان سے نیت کرنا فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب یہ ہے کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیت کرلیا کرے:

بصوم غد نویت من شہر رمضان

۴۔ اگر افطار کے وقت ہی اگلے روز کی نیت کرے تب بھی جائز ہے۔

۵۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا پینا وغیرہ بلاشبہ درست ہے۔ نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

ان باتوں کا بیان جن سے روزہ نہیں ہوتا:

۱۔ بھول کر کھانا پینا روزہ کو نہیں توڑتا۔

۲۔ بلا اختیار حلق میں گرد و غبار مکھی یا مچھر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۳۔ آٹا پیسنے والے اور ریتا کو کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۴۔ کان میں پانی چلا جائے۔

۵۔ خود بخود قے آئے۔

۶۔ خواب میں غسل کی حاجت ہوجائے۔

۷۔ قے اگر خود بخود لوٹ جائے۔ ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا اور کچھ خلل نہیں آتا۔

۸۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا۔

۹۔ خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہیں آتا۔

۱۰۔ بلغم یا تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۱۔ اگر قصداً قے کی مگر تھوڑی سی (یعنی منہ بھر سے کم) تو روزہ نہیں جاتا۔

۱۲۔ تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا تو اس میں اختلاف ہے۔

۱۳۔ اگر روزہ میں کوئی بھول کر کچھ کھا پی رہا ہو اور قوی و تندرست ہے تو اس کو یاد دلانا ضروری ہے۔ اگر ضعیف و ناتواں ہے تو یاد دلانا ضروری نہیں۔

۱۴۔ اگر خود بخود یا مسواک کرنے سے دانتوں سے خون نکلے لیکن حلق میں نہ جائے تو روزے میں خلل نہیں آتا۔

۱۵۔ اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی حاجت ہوئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہ کیا تو روزے میں خلل نہیں آتا۔

۱۶۔ اگر دن کو سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہوئی تو روزے میں ذرا بھی خلل نہیں آتا۔

۱۷۔ انجکشن سے ذرا بھی روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن دماغ اور معدہ میں براہ راست کوئی دوا پہنچائی جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

جن باتوں سے واجب ہوتی ہے:

۱۔ کان یا ناک میں دوا ڈالنا۔

۲۔ قصداً منہ بھر کر قے کرنا۔

۳۔ منہ بھر کر قے آئے تو اس کو نگل جانا۔

۴۔ کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جائے۔ یہ سب چیزیں روزے کو توڑنے والی ہیں۔ مگر صرف قضا آئے گی کفارا واجب نہیں

۵۔ کنکر لوہے یا تانبے وغیرہ کو نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی کفارا واجب نہیں۔

۶۔ رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھائی تو روزہ کی قضا واجب ہوگی۔

۷۔ دن باقی تھا، غلطی سے سمجھ کر آفتاب غروب ہو گیا روزہ کھول لیا تو صرف واجب ہوگی کفارہ نہیں۔

۸۔ جان بوجھ کر بغیر بھولے کے صحبت کرنا کھانا پینا روزہ کو توڑتا ہے اور قضا بھی آتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے۔ اس کی طاقت نہ ہو تو متواتر ساٹھ روزے رکھنا، اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ۶۰ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا۔

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے

اور جن سے مکروہ نہیں ہوتا:

۱۔ بلا ضرورت کسی شے کو چبانا یا نمک وغیرہ ذائقہ چکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے۔

۲۔ قصداً منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا مکروہ ہے۔

۳۔ تمام دن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے اور روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

۴۔ فصد کھلانا، پچھنے لگوانا روزہ میں مکروہ ہے۔

۵۔ غیبت۔ بدگوئی۔ لڑائی جھگڑا، روزہ کو مکروہ کر دیتے ہیں اور ثواب بہت کم رہ جاتا ہے۔

۶۔ مسواک کرنا، سر پر یا مونچھوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں ہے۔

۷۔ سرمہ لگانے یا سرمہ لگا کر سو جانے سے روزہ میں خلل نہیں آتا۔

۸۔ اگر بیوی کو اپنے خاوند، نوکر کو اپنے آقا کے غصے کا اندیشہ ہو تو کھانے کا نمک چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں۔

۹۔ آنکھ میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت:

۱۔ اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو رمضان میں روزہ نہ رکھے۔ تندرستی کے وقت قضا کرے۔

۲۔ اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہو جانے کا خوف ہے تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے۔ پھر قضا رکھے۔

۳۔ حاملہ کو اپنے بچے یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا جائز ہے۔ اور پھر قضا کر لینا جائز ہے۔ اپنے یا غیر کے بچے کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے ضرر ہو تو قضا کر لینا جائز ہے۔

۴۔ ہمارے نواح کے چھتیس کوس یعنی اڑتالیس میل کا سفر ہو یا اس سے زیادہ ہو وہ سفر شرعی سفر کہلاتا ہے یعنی ایسے سفر میں مسافر کو تو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے۔ واپس آنے کے بعد قضا کرے۔

۵۔ اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے اپنے وطن پہنچ گیا اور اب تک کھایا پیا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ روزہ پورا کرے کیونکہ اب سفر کا عذر باقی نہیں رہا۔

۶۔ اگر کوئی شخص کسی تیز سواری یا ریل میں دو تین گھنٹے میں ۴۸ میل پہنچ جائے گا تو اس کے لئے بھی رخصت یعنی نماز کا قصر اور افطار کی اجازت ہو جائے گی۔

۷۔ بہت بوڑھا ضعیف جس کو روزہ میں نہایت شدید تکلیف ہوتی ہے، روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر بوزن انگریزی گندم ایک مسکین کو دے لیکن اگر پھر کبھی طاقت آ جائے گی تو قضا رکھنی ضروری ہوگی۔

۸۔ عورت کو اپنے معمولی عذر (یعنی حیض کے ایام میں) روزہ رکھنا جائز نہیں۔

۹۔ اسی پیدائش کے بعد جتنے روز نفاس کا خون آوے، جب خون بند ہو جائے روزہ رکھنا چاہیئے، اور رمضان شریف کے بعد ان دنوں کے روزے کی قضا ضروری ہے جن دنوں یہ عذر رہا ہے۔

۱۰۔ جن لوگوں کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ان کو بلا تکلف سب کے سامنے کھانا پینا نہیں چاہیئے بلکہ تعظیم رمضان المبارک لازم ہے۔

روزہ توڑنے کا بیان

اور قضا رکھنے کا ذکر:

۱۔ فرض روزے کو بلا کسی شدید تکلیف اور قوی عذر کے توڑنا جائز نہیں۔

۲۔ پس اگر ایسا سخت بیمار ہو گیا کہ روزہ نہ توڑے تو جان جانے کا اندیشہ غالب ہے یا بیماری بڑھ جانے کا احتمال قوی ہے

۳۔ یا ایسی شدید پیاس لگی ہے کہ مر جائیگا تو روزہ توڑ ڈالنا جائز بلکہ واجب ہے۔

۴۔ اگر کسی عذر سے روزے قضا ہو گئے ہوں تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کر لینا چاہیئے کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں ہے کیا خبر موت آ جائے اور فرض ذمہ رہے۔ مثلاً بیمار کو بیماری سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلد ادا کر لینا چاہیئے۔

۵۔ قضا رکھنے میں اختیار ہے کہ متواتر (یعنی لگاتار) رکھے یا جدا جدا متفرق۔

۶۔ اگر قضا رکھنے کا وقت پایا لیکن بغیر ادا کئے مر گیا تو مناسب ہے کہ اقارب ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گندم صدقہ کریں۔

۷۔ اگر مال چھوڑ گیا ہے اور روزہ کے صدقہ کی وصیت کر گیا ہے تو ادا کرنا لازم اور واجب ہے۔

سحری کھانے کا بیان

اور فضیلت:

۱۔ روزہ کے لئے سحری کھانا مسنون ہے۔

۲۔ باعث ثواب ہے۔

۳۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "سحری کھایا کرو اس میں بڑی برکت ہوتی ہے۔"

۴۔ یہ ضروری نہیں کہ پیٹ بھر کر کھائے۔ بلکہ ایک یا دو لقمہ یا چھوارے کا ٹکڑا

یا دو چار دانے چبائے گا تب بھی ثواب پائے گا۔

۵۔ اگر دیر ہوگئی اور گمان یہ ہے کہ صبح ہوگئی ہے (اور کچھ کھالیا) تو شام تک رکنا اور پھر قضا رکھنا لازم ہے۔

۶۔ اگر کسی مرغ یا مؤذن نے صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو سحری کھانے کی ممانعت نہیں۔ جب تک صبح صادق نہ ہوجائے بلا تکلف کھاؤ پیو۔

روزہ افطار کرنے کا بیان:

۱۔ آفتاب غروب ہوجانے کے بعد افطار میں دیر نہ کرنی چاہیئے۔ البتہ جس روز ابر ہو تو احتیاط کے لئے دیر کرنا بہتر ہے۔

۲۔ کھجور یا خرما سے افطار کرنا مسنون اور باعثِ ثواب ہے۔

۳۔ یہ نہ ہوں تو پانی بہتر ہے۔

۴۔ آگ کی پکی ہوئی چیز مثلاً روٹی۔ چاول شیرینی سے افطار کرنے سے ہرگز کراہت اور نقصان روزے میں نہیں آتا۔

۵۔ بہتر یہ ہے کہ کوئی پھل وغیرہ دوسری چیز ہو اور خرما کھجور سب سے افضل ہے۔

۶۔ اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے روزہ افطار کروگے تو تمہارا ثواب ہرگز کم نہ ہوگا۔ اس کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ثواب عطا فرمائے گا پھر تم اس کو واپس کرکے کیوں بخیل کہلاتے ہو۔

۷۔ البتہ یہ مال حرام اور مشتبہ ہو تو ہرگز قبول نہ کرو۔ یہ حدیث وفقہ سے ثابت ہے۔

۸۔ اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز وجماعت میں غروب کے بعد دس بارہ منٹ کی تاخیر کردی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

۹۔ افطار کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینا کافی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

تراویح اور وتر کا بیان:

۱۔ عشاء کے فرض اور سنت کے بعد ۲۰ رکعت تراویح با جماعت مسنون ہے۔

۲۔ بعض لوگ جو بارہ یا آٹھ بتلاتے ہیں درست نہیں۔ اگر حافظ بلا معاوضہ پڑھنے والا مل جائے تو تمام رمضان ایک قرآن ختم کردینا چاہیئے۔ اسقدر زیادہ پڑھنا جس سے مقتدیوں کو تکلیف ہو۔ تیس دن سے کم میں ختم کرنا اچھا نہیں۔

۳۔ اگر تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور پوری چار پڑھ کر سلام پھیرا تو ان چاروں کو دو کی جگہ شمار کرنا چاہیئے۔ چار نہ سمجھے۔ جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئیں وہ امام کے ہمراہ جماعت وتر پڑھ لے اور پھر اپنی باقی تراویح ادا کرے تو درست ہے۔

۴۔ جس شخص کو عشاء کے فرض با جماعت نہیں ملے تو وہ وتر کو امام کے ساتھ با جماعت پڑھ سکتا ہے

۵۔ جو حافظ روپے کے طمع میں قرآن مجید سناتا ہے اس سے وہ امام بہتر ہے جو الم ترکیف سے پڑھائے۔

۶۔ اگر اجرت مقرر کرکے قرآن مجید سنائے گا تو نہ امام کو ثواب ہوگا نہ مقتدیوں کو۔

۷۔ اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں سخت گناہ ہے۔

۸۔ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں ہے۔ حدیث وفقہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

اعتکاف اور شب قدر کا بیان:

۱۔ اخیر عشرہ میں اعتکاف سنت ہے۔

۲۔ اگر تمام بستی میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب کے ذمے ترک سنت کا وبال وہاں رہتا ہے۔

۳۔ اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں رہنا اور سوائے حاجت ضروری اور غسل و وضو کے باہر نہ آنا۔

۴۔ خاموش رہنا اعتکاف میں ہرگز نہیں۔ البتہ نیک کلام کرنا چاہیئے۔

۵۔ اعتکاف اس مسجد میں ہوسکتا ہے جس میں پنجگانہ نماز جماعت سے ہوتی ہو۔

۶۔ اگر پورے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیس تاریخ کو اعتکاف کی نیت سے آفتاب غروب ہونے سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تو اعتکاف سے باہر ہو۔

۷۔ یہ بھی جائز اور باعثِ ثواب ہے کہ دو روز یا ایک آدھ گھنٹے کے لئے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہے۔

۸۔ شبِ قدر کا رمضان کے اخیر عشرہ میں ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ کو ہونا چاہیئے احادیث میں وارد ہے۔ لہٰذا ان مخصوص راتوں کو بہت محنت سے عبادت میں مشغول رہنا چاہیئے۔

صدقۃ الفطر کا بیان:

۱۔ صدقۃ الفطر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ضروریات زندگی کے علاوہ ساڑھے باون تولے چاندی یا اسی قدر چاندی کے روپے ہو یا زیور وجائداد یا تجارت کا مال ہو۔ یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اسی وزن کی اشرفیاں یا زیور ہوں۔

۲۔ یہ ضروری نہیں کہ اس پر سال بھی گزر گیا ہو۔

۳۔ اگر کسی کے پاس مال بہت ہے لیکن قرض اس قدر ہے کہ ادا کیا جائے تو ساڑھے باون تولے چاندی یا اسی قیمت کا اسباب باقی نہیں رہتا تو اس پر صدقہ باقی نہیں۔

۴۔ جس شخص کے پاس مذکورہ بالا مال یا اس سے زیادہ ہو وہ اپنی طرف سے بھی صدقۃ الفطر ادا کرے اور اپنی چھوٹی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی۔

۵۔ صدقۃ الفطر ایک آدمی کا پونے دو سیر گندم یا ساڑھے تین سیر جو یا ان کی قیمت ہے۔ اپنے عزیز واقارب سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

۶۔ ایک شخص کو کئی آدمیوں کا صدقہ فطر

بقیہ ص۱۰ پر۔

عبدالحق خان بشیر

مولانا ابوالکلام آزادؒ

جنہوں نے برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں آزادی کی شمع روشن کی

چند دن قبل اردو کے روزنامہ نوائے وقت میں جناب عبداللطیف سیٹھی صاحب کے نام سے ایک مضمون شائع ہوا جس میں جناب سیٹھی صاحب نے امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ کے خلاف نازیبا اور شرمناک الفاظ استعمال کرکے شرافت و دیانت کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دیا۔ جناب سیٹھی صاحب نے دلیل اور حجت کے طور پر ایک ہندو مورخ ... ایم۔ او متھائی کی تحریر کا حوالہ دیا ہے۔ یہ ہندو کی ذہنیت سے ایک عالم واقف ہے۔ اگر مضمون نگار صاحب کا واسطہ کسی ہندو بنیئے اور لالے سے نہ پڑا ہو تو میں انہیں مشورہ دوں گا کہ ہندو کی ذہنیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کچھ مدت کے لئے ہندوستان تشریف لے جائیں۔ ہندو کی بد دیانتی سے جہان آگاہ ہے۔ میں مضمون نگار صاحب کو مشورہ دوں گا کہ بجائے اس کے کہ وہ امام الہند مولانا آزاد جیسی علمی۔ ادبی اور سیاسی شخصیت پر کیچڑ اچھالیں اور انہیں اپنے نوکِ قلم سے نشانہ ستم بنائیں وہ پہلے اسی ہندو مورخ کی زندگی کا بغور مطالعہ کریں جس کی تحریر کا صاحبِ مضمون نے حوالہ دیا ہے تو صاحبِ مضمون پر حقیقت حال روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی۔ اگر صاحبِ مضمون کے پاس اس ہندو مورخ کی زندگی کا مطالعہ کرنے کے لئے وقت نہ ہو تو کم از کم مضمون نگار اپنی زندگی کا ہی مطالعہ کرے تو میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ تمام حقائق ان پر روشن ہو جائیں گے اور وہ تعصب و عداوت کی تاریکیوں سے چھٹکارا حاصل کرکے شرافت و دیانت کے نور سے اپنی زندگی اور اپنے قلب کو منور پائیں گے۔

قارئین کرام اگر سیٹھی صاحب کے اس مضمون کا بغور مطالعہ کریں تو انہیں اسی مضمون کے ایک ایک حرف سے شرافت و دیانت کا خون ٹپکتا نظر آئے گا۔ صاحب مضمون نے شرافت و دیانت کا ایسا خون کیا ہے کہ دیانت و شرافت کا بے جان لاشہ مضمون نگار کی بد دیانتی کے مزار پر ماتم کناں نظر آتا ہے۔ صاحب مضمون اگرچہ میرے لئے اجنبی اور نا معلوم شخصیت ہیں لیکن ان کی تحریر پڑھ کر معلوم ہوتا ہے دیکھا ہے اسے کہیں مدتوں پہلے۔ ان کے اس مضمون سے میرے لئے ان کا پہچاننا مشکل نہ تھا کیونکہ ایسے لوگ چہرے بدل بدل کر یا چہرے پر نقاب ڈال کے آتے ہیں اور حقائق سے پردہ پوشی اختیار کرتے ہیں لیکن ان کا کسی صاحب عقل و دانش کی نظروں سے بچ کر نکل جانا بعید از قیاس ہے بسا اوقات یہ لوگ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے چوراہے میں بیٹھ جاتے ہیں کہ شاید ہمیں کوئی دیکھنے والا نہیں لیکن ان کی یہی حماقت انہیں چوراہے میں برہنہ کر دیتی ہے۔ مجھے سیٹھی صاحب کے طرز تحریر پر اتنا افسوس نہیں کیونکہ ایسے لوگ حقائق سے پردہ پوشی اختیار کرنے والے ہر دور میں رہے ہیں جن کی ذہنی تربیت اور ذہنی پرورش امریکہ اور برطانیہ جیسے غیر مہذب ممالک کے غیر انسانی اور غیر فطری ماحول میں ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ صم بکم عمی کا اصل مصداق بن جاتے ہیں کہ یہ لوگ آنکھیں ہوتے ہوئے حقائق کو دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔ کان ہوتے ہوئے حقائق سننا گوارا نہیں کرتے اور زبان رکھتے ہوئے اصل حقائق کو بیان نہیں کرتے تو پھر ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ کا فیصلہ ان کے لئے پورا اترتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر بغض و عناد کی مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر تعصب کا پردہ آگیا ہے۔ پھر جب تعصب اور بغض کی یہ بیماری پھیلتی ہے تو فزادھم اللہ مرضا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس اس بیماری کو اور بڑھاتی ہے لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ ملک و وطن دین و ملت اور قوم پر جب بھی مظالم کے پہاڑ ٹوٹے تو صاحب مضمون کا قلم خاموش رہا۔ تحریک ختم نبوت میں دس ہزار جانثاران ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خون سے سرزمین پاک کو سرخ کیا لیکن صاحب مضمون کا قلم شاید اس وقت بچپنے کی حالت میں والدہ کے پستانوں سے دودھ چوس رہا تھا تحریک جمہوریت میں جو مظالم قوم پر توڑے گئے زمانہ شاہد ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مضمون کا قلم اس وقت خشک ہو چکا تھا۔ تحریک نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہزاروں محبان وطن زندانوں کی اوٹ میں گئے سینکڑوں شہید ہوئے لیکن صاحب مضمون کا قلم شاید کسی قلمدان میں گہری نیند سو رہا تھا۔ لیکن افسوس کہ مضمون نگار

کے رسوائے زمانہ قلم کی زد میں امام الہند مولانا آزادؒ جیسی علمی، ادبی اور سیاسی شخصیت آئی۔ کون مولانا آزادؒ؟ جن کی سیاسی بصیرت سے زمانہ آگاہ ہے۔ وہ مولانا آزادؒ جن کی نوک قلم نے لاکھوں بھٹکے ہوئے انسانوں کو اسلام کی عظمت کا راستہ دکھایا۔ وہ مولانا آزاد جن کی بے باک تحریر نے فرنگی سامراجیت کے ایوانوں میں لرزہ طاری کر دیا۔ وہ مولانا آزادؒ جن کی قوت گفتار سے برٹش گورنمنٹ کے ایوانوں میں شگاف پڑ گئے۔ وہ مولانا آزادؒ جنہوں نے ایک مخلص اور بے لوث سپاہی کی حیثیت سے آزادئ وطن کا معرکہ لڑا۔ وہ مولانا آزادؒ جنہوں نے آزادئ وطن کی خاطر قید و بند کی مشکلیں اور تکلیفیں برداشت کیں۔ وہ مولانا آزادؒ جنہوں نے برصغیر کے کروڑوں انسانوں کے دلوں میں آزادی کی شمع روشن کی۔ وہ مولانا آزادؒ جو مفسر قرآن بنے۔ وہ مولانا آزادؒ جنہوں نے برصغیر کے لاکھوں نوجوانوں کے ذہنوں میں آزادی کی فکر کو بیدار کیا۔ وہ مولانا آزاد جنہوں نے پیشگوئی کی تھی کہ بنگال پاکستان سے علیحدہ ہوگا۔ بالآخر ایسا ہی ہوا۔ وہ مولانا آزادؒ جو فرمایا کرتے تھے کہ آزادئ ہند کی تعمیر میں گارے کی جگہ میرا خون اور اینٹوں کی جگہ میری ہڈیاں کام آ جائیں تو میرے لئے اس سے بڑھ کر کیا سعادت ہوگی۔ وہ مولانا آزادؒ جن کی وفات کے بعد جناب آغا شورش کاشمیری مرحوم نے لکھا ؎

کئی دماغوں کا ایک انساں میں سوچتا ہوں کہاں گیا ہے
قلم کی عظمت اجڑ گئی ہے زباں سے زورِ بیاں گیا ہے
مگر تری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے

لیکن صاحبِ مضمون کے قلم نے انہیں بھی معاف نہ کیا۔ حالانکہ صاحب مضمون کو اسی ایک بات پر ہی غور کرنا چاہیئے تھا کہ مئے و میخانہ کا دلدادہ، مینا و ساغر سے کھیلنے والا، حسن و عشق کا شیدائی، ہٹلر اور چنگیز کی تاریخ تو لکھ سکتا ہے، لیلیٰ و مجنوں کی داستان تو مرتب کر سکتا ہے۔ ہیر رانجھا کی کہانی تو بنا سکتا ہے ہجر و وصل کے شعر تو کہہ سکتا ہے مگر قرآن پاک کی تفسیر نہیں لکھ سکتا۔ غلامی کی زنجیروں کو بطور زیور تو پہن سکتا ہے لیکن جذبہ جہاد اور آزادئ وطن کے ترانے نہیں گا سکتا، لیکن صاحب مضمون نے اس پہلو کو بھی نظر انداز کر دیا۔ بہر حال صاحب مضمون سے زیادہ شکوہ مجھے نوائے وقت کے مدیران سے ہے جنہوں نے محض تصویر کا ایک رخ پیش کر کے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم نے آزادئ صحافت کا حق ادا کر دیا ہے۔ مولانا آزادؒ کے عقیدتمندوں اور مادر علمی دارالعلوم دیوبند کے سینکڑوں فرزندوں کے مضمون جو اشاعت کے لئے ان اخبارات میں تصویر کا دوسرا رخ پیش کرنے کے لئے اور اصل حقائق کو منظر عام پر لانے کے لئے بھیجے گئے، ان آزادئ صحافت کے جھوٹے دعویداروں نے ان کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا اور یوں یہ لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے آزادئ صحافت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں حالانکہ نوائے وقت کو چاہیئے تھا کہ وہ تصویر کا دوسرا رخ پیش کرنے کے لئے فریق مخالف کو بھی موقع دیتے تاکہ اصل حقائق منظر عام پر آتے، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کی آنکھوں سے تعصب کی پٹی ابھی اتری نہیں جیسا کہ جناب قاری نورالحق قریشی صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر صاحب مضمون چاہیں تو مضامین کے تبادلے کے ساتھ تحریری مناظرہ کر سکتے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مضمون اب یا تو گوشۂ تنہائی میں بیٹھے اپنے رسوائے زمانہ قلم کی بے باکی اور بددیانتی پر ماتم کر رہے ہوں گے یا پھر شاید .... کے دربار میں سجدۂ شکر ادا کرنے کے لئے حاضری دے رہے ہوں گے۔ نوائے وقت کا یہ پہلا واقعہ نہیں۔ اس سے قبل بھی نوائے وقت نے شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خلاف آٹھ قسطوں پر مشتمل ایک طویل و عریض افسانہ لکھ ڈالا۔ اس میں بھی محض سیاسی عداوت اور ذاتی رنجش کی بنا پر اصل حقائق سے پردہ پوشی اختیار کی گئی۔ وہ مولانا حسین احمد مدنیؒ جنہوں نے اٹھارہ سال گنبد خضرا کے سایے میں عربوں کو درس حدیث دیا۔ وہ مولانا مدنیؒ جنہوں نے اپنے استاد حضرت شیخ الہندؒ کی تحریک ریشمی رومال میں ہراول دستہ کا کام دیا۔ وہ مولانا مدنیؒ جو مالٹا کے جزیروں میں نظر بند رہے۔

وہ مولانا مدنیؒ جنہوں نے ہزاروں انسانوں کے سینوں میں قرآن و حدیث کی شمع روشن کر دی۔

وہ مولانا مدنیؒ جن سے تربیت حاصل کرنے والے ہزاروں انسانوں کے سینے قرآن و حدیث کی شمع سے روشن ہوئے اور آج وہ محراب و منبر کی زینت بنے ہوئے ہیں اور قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درس سے فضائے عالم آج بھی گونج رہی ہے۔

وہ مولانا مدنیؒ جن کے بے داغ کردار سے نہ صرف سرزمین ایشیا بلکہ سرزمین حجاز بھی واقف ہے۔

وہ مولانا مدنیؒ جن کے بارے میں شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ نے فرمایا کہ اس وقت روئے زمین پر روحانیت، تقویٰ اور تعلق مع اللہ میں شیخ مدنیؒ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔

وہ مولانا مدنیؒ جو کراچی کے خالق دینا ہال میں انگریز عدالت میں پیش ہوئے اور فرمایا کہ اگر انگریز کی فوج میں حرمت کا فتویٰ دینے کی سزا موت ہے تو مدنی دیوبند سے اپنا کفن ساتھ لے کر آیا ہے۔

افسوس صد افسوس کہ مضمون نگار نے ان قابل صد تعظیم و احترام ہستیوں کے خلاف اپنے قلم کو استعمال کر کے اپنی عاقبت خراب کر لی ہے۔ میں آزادئ صحافت کے علمبرداروں سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ غیر جانبداری سے آزادئ صحافت کا حق ادا کریں۔

آخر میں معزز قارئین سے گذارش کروں گا کہ وہ حضرت مدنیؒ کی طرف منسوب کئے جانے والے مسئلہ قومیت کو سمجھنے کے لئے قاضی افضل حق قریشی کی کتاب اقبال کے ممدوح علماء جو کہ مکتبہ محمودیہ کریم پارک، لاہور والوں نے شائع کی ہے اور پروفیسر یوسف سلیم چشتی کی کتاب مولانا حسین احمد مدنیؒ اور علامہ اقبال جو کہ جمعیۃ طلباء اسلام، صادق آباد ضلع رحیم یار خاں نے شائع کی ہے ضرور مطالعہ کریں تاکہ ان کے سامنے اصل حقائق واضح ہو جائیں اور مضمون نگار کی بددیانتی کا پردہ چاک ہو جائے۔ پروفیسر یوسف سلیم چشتی صاحب کی شخصیت کا تعارف آپ کو کسی کتاب میں مل جائے گا لیکن مختصر بیان کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔

باقی بر صفحہ ۱۰ پر

قُدُّوس

عبدالصمد صارم الازہری

سُوالے ذاتِ باری تعالےٰ کے کامل تقدس کسی بھی مخلوق کو حاصل نہیں ہے۔ کچھ نہیں تو بشریت ہی کا دامن پر دھبہ لگا ہوا ہے۔ فرشتے بھی ایسے تقدس کے مالک نہیں ہیں جیسا کہ ذاتِ خداوندی کو حاصل ہے۔ ان کے تقدس میں بھی کوئی خامی ضرور ہوگی جسے خدا بہتر جانتا ہوگا، کم از کم مخلوقیت یا بہ نسبت اپنے سے اعلےٰ کے ادنےٰ ہونے کی خامی ہوگی، کامل مقدس تو بس اسی کی ہی ذات ہے۔

چونکہ ذاتِ الٰہی کامل مقدس ہے لہٰذا کسی گندگی سے متاثر نہیں ہو سکتی۔ وہ ہر جگہ موجود رہے پھر بھی مقدس ہے۔ وہ تو وہ اس کی بعض سی مخلوق ایسی ہے کہ گندی جگہ پڑی رہے تب بھی گندگی سے متاثر نہیں ہوتی۔ روشنی ہر صورت کسی گندگی سے متاثر نہیں ہوتی۔ نور بہر حال پاکیزہ ہی رہتا ہے خواہ وہ گندگی پر مسلسل پڑتا ہے۔ یہی حال آواز کا ہے کہ وہ ہزاروں گندگیوں کو عبور کرکے بھی پاک صاف ہی رہتی ہے گندگی اس پر اثر نہیں کرتی۔

اس بیان سے واضح ہو گیا ہوگا کہ اس کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے سے اس کی ذات پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ وہ انفعالیت سے بالا و برتر ہے لہٰذا یہ اعتراض کرنا کہ اگر وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو فلاں غلیظ جگہ بھی حاضر و ناظر ہوگا لا یعنی ہے۔ وہ ہر جگہ ہوتے ہوئے بھی مقدس ہے۔ دیکھو سمندر میں کتنی ہی غلاظت ڈالو وہ سب کو ہضم کر جاتا ہے۔ جس نے یہ سمندر پیدا کئے ہیں اس کے طاہر و مطہر ہونے میں کون شک کر سکتا ہے۔

روشنی اور آواز گندگی سے متاثر نہیں ہوتے مگر ہوا جو ان کی طرح لطیف ہے اور جو دکھائی بھی نہیں دیتی باوجود لطافت کے گندگی سے متاثر ہو جاتی ہے حالانکہ روشنی دکھائی دیتی ہے اور آواز سنائی دیتی ہے مگر ہر مخلوق کا ایک خاصہ ہے۔

انسان مقدس بن کر فرشتوں سے بھی زیادہ مقدس ہو سکتا ہے اور گرے تو انتہائی گندگی سے بھی زیادہ گندہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح اس نے اپنی صفات سے مخلوق کو حصہ دیا ہے اسی طرح صفتِ تقدس سے بھی مخلوق کو حصہ دیا ہے مگر تقدس حاصل کرنے کے لئے کچھ شرائط مقرر کی ہیں۔

حصولِ تقدس کے لئے ضروری ہے کہ انسان ہر قسم کی گندگی سے دور رہے۔ جس قدر گندگی سے بچے گا تقدس پائے گا۔ گندگی کی دو قسمیں ہیں ایک ظاہری اور دوسری باطنی۔ ظاہری گندگی وہ ہے جسے ہم محسوس کرتے ہیں اور باطنی وہ جسے ہم حواسِ خمسہ ظاہرہ سے محسوس نہیں کر سکتے۔ پہلی قسم ہمارے جسم کو گندہ کرتی ہے اور دوسری ہماری روح کو، طہارت و پاکیزگی کے اصول نجاستِ ظاہری سے بچنے کے لئے ہیں اور باطنی سے بچنے کا ذریعہ اخلاقِ حسنہ وغیرہ ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج ذکر و فکر و علم و عمل وغیرہ باطنی نجاست کو دور کرتے ہیں۔ اس طہارت باطنی کو اخلاقِ حسنہ سے ناپا تولا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص رات دن مذکورہ بالا اعمالِ حسنہ کرتا ہے لیکن اخلاقِ حسنہ سے بے بہرہ ہے تو سمجھ لو اس کے اعمال کسی وجہ سے ضائع جا رہے ہیں جیسے ہم ظاہری نجاست سے کسی کی پاکیزگی کو اس کے جسم اور کپڑوں وغیرہ کی صفائی سے محسوس کر سکتے ہیں اسی طرح باطنی نجاست سے پاکیزگی کو اخلاقِ حسنہ سے جان سکتے ہیں۔ کتنے ہی مسلمان حاجی اور نمازی اور نہ جانے کیا کیا ہیں مگر ان کے اخلاق نہیں بدلے، یہ وہ لوگ ہیں جن کی روح پاکیزہ نہیں ہوئی۔ روح کی پاکیزگی کا اثر اخلاق پر ضرور بالضرور پڑتا ہے۔ اگر روح ناپاک ہے تو اس سے اخلاقِ حسنہ کا ظہور نہیں ہو سکتا جیسے کوئی جسم و جامہ کو صاف کرکے پھر ان پر نجاست مل لے تو اس کی پاکیزگی بے اثر رہے گی، یہی حال ان لوگوں کا ہے جو ذکر و فکر و مراقبہ و نماز روزہ کرتے ہیں مگر برے اخلاق سے نہیں بچتے کہ ادھر روح کو پاکیزہ کرتے ہیں اور ادھر اسے برے اخلاق سے ملوث کر دیتے ہیں، اسی طرح ساری زندگی گزار دیتے ہیں اور خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا (نیک اور بد اعمال کو گڈمڈ کرتے رہتے ہیں) کا مصداق بن جاتے ہیں۔ اکثریت ایسے ہی لوگوں کی ہے کیونکہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو صرف نیک عمل ہی کرتے ہیں، برائی کے پاس نہیں جاتے اور ایسے بھی بہت کم ہیں جو صرف اعمالِ بد کرتے ہیں اور کوئی نیکی نہیں کرتے۔ مسلمانوں کی اکثریت تیسرے گروہ سے ہے۔

اللہ تعالےٰ آپ کو اور ہمیں صحیح تقدس حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: مولانا ابوالکلام آزادؒ

چشتی صاحب کا تعلق ماضی میں ان مسلم لیگی ستیوں میں رہا ہے جن میں تعصب کچھ زیادہ ہی پایا جاتا تھا۔ جناب پروفیسر صاحب کے اس سے قبل حضرت مدنیؒ کے خلاف اخبارات میں مضامین شائع ہوتے رہے۔ لیکن حضرت لاہوریؒ نے جب ان کے سامنے اصل حقائق پیش کئے تو پھر وہی ہوا جو ہونا چاہئے تھا۔

۵۔ نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
تفصیل کتب میں موجود ہے وما علینا الا البلاغ

بقیہ: مسائل رمضان المبارک

۷۔ اگر ایک آدمی کا صدقہ فطر کئی محتاجوں کو دے دیں تو بھی درست ہے۔

۸۔ عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

۹۔ جس نے عذر سے یا غفلت سے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے بشرطیکہ مذکورہ بالا شرائط پائی جائیں۔

۱۰۔ صدر ذیل ہو نمبر ان ۱۱، ۱۱ وغیرہ کو درست میں دیا گیا ہے نمبر ۱۰-۱۱ اور صفحہ کی تحریر اور اس کے مطابق جو ہیں لکھا گیا وہ درست نہیں ہے۔

تحریر: شہناز کوثر
لاہور



فتح مکہ

سنہ ۶۳۰ء ۔ سنہ ۸ھ

وجوہات:

صلح حدیبیہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ قبائل عرب کو آزادی ہوگی کہ وہ جس فریق سے چاہیں معاہدہ کرلیں۔ اس بنا پر بنو خزاعہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بنو بکر نے قریش مکہ سے معاہدہ کرلیا۔ ان دو قبیلوں میں قدیم عداوت تھی اس لیئے بنو بکر نے اچانک بنو خزاعہ پر دھاوا بول دیا۔ قریش نے صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے علانیہ طور پر بنو بکر کی حمایت کی۔ بنو خزاعہ کے کشت و خون میں ملک کے عام دستور کو بھی نظر انداز کر دیا گیا اور عین حرم کعبہ میں جہاں لڑائی ممنوع تھی ان کا خون بہایا گیا۔ اب خزاعہ نے دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں دہائی دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش مکہ کے پاس قاصد روانہ کیا اور فرمایا کہ ان تین شرطوں میں سے کوئی ایک منظور کرلیں۔

۱۔ مقتولین کا خون بہا ادا کیا جائے۔

۲۔ قریش بنو بکر کی حمایت سے کنارہ کش ہو جائیں۔

۳۔ صلح حدیبیہ کو توڑ دیا جائے۔

قریش نے جوش میں آکر کہا کہ ہمیں تیسری شرط منظور ہے' لہذا صلح حدیبیہ کو توڑ دیا گیا لیکن قاصد کے چلے جانے کے بعد ان کو ندامت ہوئی اور انہوں نے ابوسفیان کو تجدید معاہدہ کے لئے مدینہ منورہ بھیجا مگر اب موقع ہاتھ سے نکل چکا تھا قریش متواتر عہد شکنی کے مرتکب ہوئے تھے اور اب وقت آچکا تھا کہ بیت اللہ کو خدایان مجازی کی آلائش سے پاک کرکے معبود حقیقی کی عبادت کے لیئے وقف کر دیا جائے

قریش میں خوف و ہراس:

قریش کے مدبر اور دانشمند لوگوں کو جلد ہی اس بات کا اندازہ ہوگیا کہ عکرمہ اور اس کے ساتھیوں نے ہمیں خطرے میں ڈال دیا ہے کیونکہ یہی ہیں جنہوں نے قرارداد حدیبیہ کی تنسیخ کی ہے۔ وہ جانتے تھے کہ جزیرۂ عرب میں پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اسلام کا وقار روزافزوں ترقی پر ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس امر کا ارادہ کریں کہ اہل مکہ سے بنو خزاعہ کا انتقام لیں گے تو ان کے مقدس شہر کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے اس لئے وہ اب سوچتے تھے کہ اب کیا کریں۔ آخر انہوں نے ابوسفیان کو مدینہ روانہ کیا تاکہ وہ معاہدہ کو مستحکم کرنے اور اس کی مدت میں توسیع کرائے۔ غالبًا معاہدہ کی مدت دو سال تھی اور اب وہ یہ چاہتے تھے کہ معاہدے کی مدت دس سال ہو جائے۔ چنانچہ ابوسفیان مدینہ روانہ ہوا۔ راستہ میں اس کی ملاقات بدیل بن ورقا سے ہوئی۔ ابوسفیان کو یہ خطرہ تھا شاید بدیل نے پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہی تمام حالات سے باخبر کر دیا ہے اس لیئے اس طرح معاہدے کی بات بنتی نظر نہیں آتی۔ بدیل سے بات دریافت کی تو اس نے اس بات سے صاف انکار کر دیا کہ اس نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے لیکن ابوسفیان نے اونٹنی کی مینگنیوں سے اندازہ کرلیا کہ وہ ضرور مدینہ پہنچا ہے۔ اس لئے اس نے مناسب خیال کیا کہ براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ کرے۔ چنانچہ وہ مدینہ پہنچا تو پہلے اپنی بیٹی ام حبیبہ رض کے گھر آیا جو ازواج مطہرات اور امہات المؤمنین میں سے تھیں۔

قریش کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو خیالات تھے غالبًا ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رض ان سے بے خبر نہ تھیں البتہ مکے کے بارے میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادے تھے ان کی انہیں اطلاع نہ تھی۔ ممکن ہے مدینہ کے باقی مسلمانوں کا بھی یہی حال ہو۔ ابوسفیان نے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اسلام کے بستر پر بیٹھنے کا ارادہ کیا تو ام حبیبہ رض نے فورًا اسے لپیٹ دیا۔ ابوسفیان نے پوچھا

"کیا تم نے اپنے باپ کو اس لائق بھی نہ سمجھا کہ وہ بستر پر بھی بیٹھ سکے؟"

ام حبیبہ رض نے جواب دیا: "یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے اور تم ابھی شرک کی نجاست سے آلودہ ہو۔ میں نہیں چاہتی کہ تمہارے بیٹھنے سے اس بستر کے تقدس میں فرق آئے۔"

ابوسفیان بڑبڑاتا ہوا اپنی بیٹی کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا اور باہر چلا آیا۔ بعد ازاں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ اور اس کی توسیع کے متعلق گفتگو کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر رض سے درخواست کی۔ انہوں نے بھی سختی سے جواب دیا اور کہا۔

"کیا میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری سفارش کروں؟ بخدا اگر چیونٹی اور صرف چیونٹی ہی میری ہی پشت پناہ رہ جائے اور کوئی بھی ممد و معاون نہ ہو اس صورت میں بھی تم سے لڑے بغیر نہ رہوں گا۔"

پھر ابو سفیان حضرت علیؓ ابن ابی طالب کے پاس آیا۔ حضرت فاطمہؓ بھی ان کے پاس موجود تھیں۔ ابو سفیان نے اپنی آمد کا مقصد بیان کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفارش کی درخواست کی۔ حضرت فاطمہؓ نے اسے نہایت نرم لہجے میں سمجھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی شخص ان کے ارادے سے باز نہیں رکھ سکتا۔ قریش کے سفیر ابو سفیان نے آخر گھبرا کر حضرت فاطمہؓ سے اس امر کی سفارش چاہی کہ ان کا فرزند حسنؓ ابو سفیان کو لوگوں کے سامنے اپنی پناہ میں لے لے۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی اور اجازت کے بغیر پناہ نہیں دے سکتا۔ غرض ابو سفیان بڑی مشکل میں پھنس گیا۔ آخر اس نے حضرت علیؓ سے اپنے بچاؤ کی کوئی صورت دریافت کی۔ انہوں نے کہا بخدا مجھے ایسی کوئی صورت نظر نہیں آتی جو تمہارے لئے مفید ثابت ہو۔ ہاں ایک بات ہے اور وہ یہ کہ بنی کنانہ کے سردار ہو لہٰذا خود ہی مدینے کے کسی مناسب مقام پر کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ صلح قائم ہے۔ اس نے یہ الفاظ کہے اور مکہ کی راہ لی۔ اس کا دل اس خفت کے احساس سے ڈوبا جا رہا تھا جو اسے مدینہ میں اٹھانی پڑی تھی اور خصوصیت سے ان لوگوں کے ہاتھوں جو ہجرت سے قبل مدینہ میں اس کی عنایات کے طالب اور اس کی خوشنودی کے خواستگار رہا کرتے تھے۔ مکہ واپس پہنچکر ابو سفیان نے پوری سرگزشت سنائی اور یہ بھی کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر توسیع صلح کا اعلان کر دیا۔ اہل مکہ نے کہا تیرا خانہ خراب ہو۔ علیؓ نے تجھ سے مذاق کیا ہے۔ اس کے بعد وہ باہمی صلاح و مشورے میں مشغول ہو گئے۔

فتح مکہ کی تیاریاں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو حکم دیا کہ جنگ کا سر و سامان بہم پہنچانے کے لئے اپنا اپنا حصہ جو کچھ اور جیسا کچھ اور جتنا کچھ بھی ممکن ہو لا کر جمع کر دیں۔ آپ نے کچھ آدمی مدینہ منورہ سے باہر رہنے والے مسلمانوں کے پاس بھی پیغام دے کر بھیجا کہ وہ بھی اپنا اپنا حصہ شرکتِ جنگ کے لئے فوراً لے کر چل پڑیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ کو بھی تیاری کا حکم دیا کہ کوچ کا سامان تیار کیا جائے۔

لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھی اپنے اصل ارادے سے آگاہ نہیں فرمایا اور نہ ہی یہ بتایا کہ کدھر کا قصد ہے؟

ابو بکرؓ اپنی بیٹی حضرت عائشہؓ صدیقہ کے پاس آئے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان سفر تیار کر رہی تھیں۔ انہوںؓ نے پوچھا۔ "کیوں بیٹی کیا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا نے تمہیں حکم مرحمت فرمایا کہ کوچ کا سامان تیار کرو؟"

حضرت عائشہؓ نے جواب دیا۔ "جی ہاں بات یونہی ہے۔" یہ کہہ کر پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئیں۔

ابو بکرؓ نے پوچھا۔ "تمہارے خیال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کدھر کا ہے؟"

بیٹی نے باپ کو جواب دیا۔ "خدا کی قسم مجھے علم نہیں۔"

جب کوچ کرنے کا وقت بالکل قریب آ گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحت فرمائی کہ منزل مقصود مکہ ہے۔

بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرف سے جاسوس منتشر کر دیئے کہ مسلمانوں کی نقل و حرکت کی اطلاع قریش تک نہ پہنچنے پائے۔ ان پیشبندیوں اور احتیاطوں کے باوجود ایک مسلمان ہی راز فاش کرتا ہوا پکڑا گیا۔

حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے ایک خط لکھ کر مکہ کی ایک عورت سارہ کو دیا جو بنی عبد المطلب میں کسی شخص کی مولاۃ تھی اور اسے اجرت کی شرط پر ہدایت کی کہ وہ یہ خط قریش تک پہنچا دے تاکہ وہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اسلام کی تیاری سے آگاہ ہو جائیں۔ لیکن رسولِ خدا کو اس خط کا علم ہو گیا (خدا کی طرف سے) آپ نے علیؓ ابن ابی طالب اور زبیرؓ بن عوام کو مامور کیا کہ اس عورت کو پکڑ لیں اور اس سے حاطب کا خط لے لیں۔ ان دونوں نے سارہ کو راستے میں جا لیا۔ انہوں نے اسے سواری سے اتار کر اس کے کجاوے کی تلاشی لی لیکن کوئی چیز برآمد نہ ہوئی۔ حضرت علیؓ نے اسے ڈرایا اور فرمایا اگر تم وہ خط نہ دو گی تو ہم اس کے حصول کے لئے جامہ تلاشی لیں گے اور اس سلسلہ میں تمہیں برہنہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

جب اس عورت نے حضرت علیؓ کو اتنا سخت پایا تو کہنے لگی کہ آپؓ ذرا ایک طرف کو ہو جائیں۔ آپؓ ہٹے تو عورت نے اپنے بالوں میں سے خط نکال کر دیا۔ حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ اس عورت کو واپس مدینے لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطبؓ کو بلا کر پوچھا "تمہیں اس کام کی جرأت کیسے ہوئی؟"

حاطبؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں۔ مجھ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی لیکن میں ایک ایسا شخص ہوں جس کے اہل و عیال اور کنبے کے لوگوں میں سے یہاں ایک بھی نہیں بلکہ میری بیوی بچے بھی ان لوگوں کے درمیان ہیں۔ اس لئے میں نے یہ کام اپنے اہل و عیال کی سہولت اور اہل مکہ کی مدارات کی نیت سے کیا۔"

حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس شخص کی گردن اتار دوں۔ اس شخص نے کھلی منافقت کی ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عمرؓ! تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ بدری صحابہؓ کے بارے میں خدا کا یہ فرمان ہے کہ تم جو چاہو کرو۔ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔" حاطبؓ بھی جنگ بدر میں شریک تھے۔ اس موقع پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ تھا۔

"اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ، ان کی طرف محبت کا پیغام نہ بھیجو۔"

مکہ مکرمہ کی طرف کوچ:

رمضان ۸ھ میں مسلمانوں نے مدینہ منورہ سے کوچ کیا۔ پیش نظر جو مقصد تھا وہ فتح مکہ تھا۔ مسلمانوں کا لشکر انصار، مہاجرین، بنو سلیم مزینہ، غطفان اور دوسرے کئی قبائل سے مرکب تھا۔ ان کی تعداد اتنی زیادہ اور سامانِ جنگ اتنا وافر تھا کہ اس سے قبل جزیرۂ عرب میں اتنی فوج نہیں دیکھی گئی تھی۔ لشکر اسلام جوں جوں آگے بڑھ رہا تھا اس میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا کیونکہ جو مسلمان قبائل اس راستے پر آباد تھے راستے میں آ کر شامل ہوتے جاتے تھے۔ اتنے عظیم لشکر، غیر معمولی طاقت اور اہمیت ظاہرہ کے باوجود اس کی نقل و حرکت کا کسی کو پتہ نہیں چل سکا اور قریش اس کے بارے میں بالکل لاعلم رہے حالانکہ وہ محسوس کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب کسی وقت بھی حملہ کر سکتے ہیں کیونکہ معاہدہ صلح ساقط ہو چکا تھا اور وہ بھی قریش کی طرف سے مگر انہیں اس کا اندازہ نہیں تھا کہ

حملہ کب ہو گا؟

کہاں ہو گا؟

اور کس طرح ہو گا؟

بہرحال قریش مسلمانوں کی طرف سے ناگہانی اور اچانک حملے کا اندیشہ ہمہ وقت محسوس کر رہے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ اس مرتبہ جو حملہ ہو گا وہ حد درجہ قیامت خیز ہو گا اور حد درجہ تباہ کن ہو گا۔

یہ محسوس کر کے ان کے بہت سے لوگوں کو عافیت اسی میں نظر آئی کہ اسلام قبول کر لیں اور مسلمانوں کے برابر حقوق حاصل کر لیں اور اب ان کے بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر رہے تھے۔ انہی لوگوں میں عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم عباس بن عبدالمطلب بھی تھے۔ انہیں مسلمانوں کا لشکر آتا ہوا راستے میں ملا۔

مسلمانوں کا لشکر شام کے قریب ایک مقام مرالظہران میں پہنچا جو مکہ سے بارہ میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں آ کر مسلمانوں نے پڑاؤ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم صادر فرمایا کہ ہر مسلمان آگ روشن کرے تا کہ قریش لشکر اسلام کی ضخامت یعنی بڑائی کا اندازہ کر سکیں لیکن یہ نہ جان سکے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کس طرف حملہ کرنے کا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آگ جلانے کا مقصد یہ تھا کہ قریش کے دل پر ہیبت چھا جائے اور وہ جنگ کئے بغیر ہی ہتھیار ڈال دیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا اصل مقصد حاصل ہو جائے یعنی مکہ معظمہ میں داخل ہو جائیں مگر اس طرح کہ خون کا ایک قطرہ بھی نہ گرنے پائے کیونکہ خونریزی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذرا بھی پسند نہیں تھی۔

دس ہزار مسلمانوں نے آگ روشن کی۔ قریش نے اس آگ کو دیکھا جس نے افق بعید کو روشن کر دیا تھا۔

ابو سفیان بن حرب اور بدیل بن ورقاء اور حکیم بن حزام جلدی سے آگ کی طرف بڑھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس آگ کا مرکز اور آگ روشن کرنے والوں کی نیت اور مقصدِ اصلی کو تاڑ لیا۔ یہ لوگ جب لشکرِ اسلام کے قریب آئے تو ابو سفیان نے اپنے ساتھیوں سے کہا

"آج کی طرح نہ میں نے ایسے بھڑکتے ہوئے شعلے دیکھے ہیں نہ اتنا بڑا لشکر دیکھا ہے۔"

بدیل بن ورقا نے جواب دیا۔ "آگ کے یہ شعلے بنو خزاعہ کے بھڑکائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔"

ابو سفیان نے کہا۔ "خزاعہ کی تعداد معمولی ہے۔ قوت و طاقت کے اعتبار سے بھی کمزور ہیں۔ نہ ہی ان کی آگ ایسی ہو سکتی ہے اور نہ ہی ان کا اتنا بڑا لشکر ہو سکتا ہے۔"

اس وقت حضرت عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر سوار ہو کر باہر نکلے کہ قریش کو بتا دیں کہ بہت بڑا لشکر ان پر حملہ کرنے آ رہا ہے اور اتنے بڑے لشکر سے مقابلہ کرنا ان کے بس میں نہیں ہے اور قریش لشکر اسلام سے ہیبت زدہ ہو جائیں اور جنگ کی آگ میں کودے بغیر ہی ہتھیار ڈال دیں۔ اس طرح ان کی جان و مال کا تحفظ ہو جائے گا اور وہ ایک شریفانہ صلح پُرامن ماحول میں کر سکتے ہیں کامیاب ہو جائیں گے اور ایسی زبردست جنگ سے اپنا دامن بچا لیں گے۔

حضرت عباسؓ نے ابو سفیان اور بدیل کی باتیں سُن لیں۔ انہوں نے ابو سفیان کی آواز پہچان لی۔ اسے آواز دی اور لشکر اسلام سر پر آنے کی اطلاع دی اور مشورہ دیا کہ "بہتر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں جا کر پناہ لے لو تا کہ کل صبح مکہ میں نزول اجلال فرمانے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں غور فرما کر کوئی رائے قائم کریں ورنہ تم اور تمہاری قوم عقاب و تعزیر سے نہیں بچ سکتے۔"

بات چیت کے بعد عباسؓ نے ابو سفیان کو اپنی سواری کے خچر پر بٹھا لیا اور لشکر اسلام کی طرف روانہ ہوئے۔ لشکرِ اسلام میں داخل ہونے کے بعد جلتی ہوئی آگ کی طرف سے خیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے ـــ مسلمانوں نے ان کی طرف دیکھا مگر حضرت عباسؓ کی وجہ سے خاموش رہے۔

جب وہ آتش عمرؓ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ابو سفیان کو پہچان لیا اور سمجھ گئے کہ حضرت عباسؓ ان کو جاں بخشی کے لئے لائے ہیں۔ وہ فوراً رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف ابو سفیان کو قتل کرنے کی اجازت طلب کرنے گئے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہ دی اور حضرت عباسؓ سے فرمایا:

"اسے اپنے خیمہ میں لے جاؤ اور کل صبح میرے سامنے پیش کریں۔"

جب صبح ہوئی تو ابو سفیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو ابو سفیان نے جان بچانے کے لئے قبول اسلام کا اعلان کر دیا۔ حضرت عباسؓ نے کہا۔ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ابو سفیان افتخار و نمائش

کا جو پایا ہے اس کے لئے کچھ فرما دیجئے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی کو جواب دیتے ہوئے کہا "جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اسے امان حاصل ہے جو اپنے گھر کے دروازے بند کرے وہ مامون ہے جو مسجد حرام میں داخل ہو جائے اس کے لئے امن ہے۔

فتح:

مکہ میں فوجوں کے داخلے سے پہلے بعض مسلمانوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی کو یہ کہتے ہوئے سُنا تھا کہ:

"آج کا دن لڑائی کا دن ہے آج مکہ کی حرمت حلال ہو جائے گی۔"

جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ سے جھنڈا لے لیا اور ان کے بیٹے قیس کے ہاتھوں میں فوجوں کی کمان دے دی قیس بڑے ٹھنڈے دل و دماغ کے مالک تھے۔ وہ اپنے آپ پر بھی کنٹرول رکھنے میں بڑے ماہر تھے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے باپ کو بھی جنگ کے شعلے بھڑکانے کی اجازت نہ دی۔

جب مکہ میں مسلمان فوج داخل ہو گئی تو کسی سے بھی مقابلہ کرنے کی نوبت نہ آئی سوائے حضرت خالد رضی بن ولید کے۔ کچھ تیز مزاج قریشی اپنے حلفاء بنو بکر کے ساتھ "خندمہ" کے علاقہ میں جمع ہو گئے جب حضرت خالد رضی بن ولید کی فوجیں وہاں پہنچیں تو ان لوگوں نے ان پر تیروں کی بارش شروع کر دی لیکن حضرت خالد رضی بن ولید نے تھوڑی ہی دیر میں ان کو منتشر کر دیا مسلمانوں میں سے صرف دو آدمی شہید ہوئے جو راستہ بھول گئے تھے اور اپنی جماعت سے الگ ہو گئے تھے۔ صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابوجہل نے جب دیکھا کہ وہ محاصرے میں آ رہے ہیں تو انہوں نے خندمہ کے علاقے میں اپنے مورچے چھوڑ دیئے اور اپنی فوجیں لے کر بھاگ گئے۔ اب یہ مقدس شہر مکمل طور پر مسلمانوں کے قبضے میں آچکا تھا۔

مکہ کے اندر:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام فوجیں مکہ پر قابض ہو جانے کے بعد جبل ہند کے پاس آکر جمع ہو گئیں۔ جب تمام فوج اکٹھی ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ دیر آرام کر لیا تو پھر آپ اٹھے۔ مہاجرین اور انصار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں داخل ہوئے۔ حجر اسود کے پاس آئے، اس کو بوسہ دیا۔ پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ خانہ کعبہ کے اندر ۳۶۰ تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمان سے انہیں چھوتے اور فرماتے جاتے تھے:

"حق آگیا ہے اور باطل برباد ہو گیا ہے۔ باطل برباد ہی ہونے والا تھا۔ حق آگیا اب باطل کبھی شروع نہ ہوگا اور نہ واپس لوٹ کر آئے گا۔"

اس کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن طلحہ سے خانہ کعبہ کی چابی لی آپ نے دیکھا اندر تمام دیواروں پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ آپ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی تصویریں دیکھیں جن کے ہاتھوں میں جوئے اور فال کے تیر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر کی تمام تصویریں مٹا دیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور تکبیریں کہتے ہوئے خانہ کعبہ کے اندر گشت کرتے رہے۔ جب بتوں اور تصویروں سے خانہ کعبہ پاک ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے دروازے پر آ کھڑے ہوئے کیونکہ قریش منتظر تھے کہ دیکھیں اب ان کے متعلق کیا فیصلہ سنایا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ نے فرمایا:

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ اور اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو اس اکیلے نے شکست دے دی۔ گوش ہوش سے سنو جاہلیت کے خون کے تمام دعوے اور مالی مقدمے اب میرے ان قدموں کے نیچے ہیں یعنی وہ ختم ہو گئے ہیں۔

ہاں خانہ کعبہ کی دربانی اور حاجیوں کو پانی پلانے کا منصب آج بھی موجود ہے۔ اے قریش کی جماعت اللہ تعالیٰ نے اب تم سے جاہلیت کا غرور اور اس نسبت کا افتخار مٹا دیا۔ تمام لوگ حضرت آدمؑ کی نسل سے ہیں اور حضرت آدمؑ مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کہتا ہے ہم نے تم کو ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت سے پیدا کیا ہے۔ ہم نے تمہاری شاخیں اور قبیلے اس لئے بنائے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔

اے قریش! تم نے میرے متعلق کیا سوچا ہے کہ میں تم سے کیسا سلوک کروں گا؟"

سب نے کہا "آپ اچھے بھائی ہیں اور اچھے بھائی کے بیٹے ہیں۔"

"میں بھی اسی طرح کہتا ہوں جیسے یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا تھا، آج تم پر کوئی گرفت نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو۔"

مسلمانوں نے خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کر دیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آج فتح مکہ کے پہلے دن ہی اس دعوت کو پورا کر دیا جس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل بیس سال سے دعوت دیتے چلے آ رہے تھے بتوں کی شکست درحقیقت مکمل ہو چکی تھی۔ قریش کی موجودگی میں خانہ کعبہ سے بت پرستی

رخصت ہو رہی تھی۔ آج سب دیکھ رہے تھے کہ وہ بت جن کی صدیوں سے قریش اور ان کے آباؤ اجداد پوجا کرتے چلے آرہے تھے اپنی حفاظت بھی نہیں کر سکے تھے۔ اپنے آپ کو نہ نفع پہنچانے پر قادر تھے نہ نقصان پہنچا سکتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں پندرہ دن قیام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے انتظامی امور کو مکمل کیا اور مکہ والوں کو دین حق کے احکامات سکھائے۔ اپنے لشکر میں سے بعض لوگوں کو اسلام کی دعوت کے لئے قریب وجوار میں بھیجا۔ اور یہ حکم دیا کہ بت شکنی کرنا لیکن کسی کو قتل نہ کرنا۔ ان لوگوں نے بغیر کسی لڑائی کے اپنے فرائض سرانجام دیئے سوا خالدؓ بن ولید کی جماعت کے جب وہ مقام نخلہ میں عزیٰ بت کو گرانے کے لئے پہنچے اور عزیٰ کو گرایا تو بنو جذیمہ نے باہر نکل کر اپنے ہتھیار اٹھالئے۔ حضرت خالدؓ نے ان سے کہا

"ہتھیار ڈال دو کیونکہ اب سب لوگ مسلمان ہو چکے ہیں۔"

اس وقت وہ لوگ متردد ہو گئے بعض تو لڑائی کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے اور بعض نے ہتھیار ڈال دیئے۔ جن لوگوں نے ہتھیار اٹھائے تھے ان میں سے بعض آدمیوں کو خالدؓ بن ولید نے قتل کر دیا۔ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے آسمان کی طرف اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا

"اے اللہ! جو کچھ خالدؓ نے کیا ہے میں اس سے بری ہوں۔"

پھر آپ نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کو بھیجا اور فرمایا

"ان لوگوں کے پاس جاؤ اور ان کے معاملے میں غور کرو اور جاہلیت کی تمام باتیں ختم کر دو۔"

فتح مکہ کے نتائج:

فتح مکہ کے ساتھ عرب میں تبلیغ اسلام کے راستے کی آخری رکاوٹ بھی دور ہو گئی۔ مکہ معظمہ عہد قدیم سے سارے ملک کا مذہبی مرکز چلا آرہا تھا اور قریش متولی کعبہ کی حیثیت سے سارے عرب کے مذہبی رہنما تھے۔ قبائل عرب کی نگاہیں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ اس طرف اٹھتی تھیں۔ اس لئے قریش کی اسلام دشمنی تبلیغ حق میں اہم رکاوٹ تھی۔ فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال حسن سلوک نے قریش کو اسقدر متاثر کیا کہ وہ سب مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ قبائل عرب نے ان کی تقلید کی اور لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے۔ مختلف اطراف سے وفد مدینہ حاضر ہوئے اس لئے یہ سال "عام الوفود" کہلاتا ہے اور قلیل عرصے میں اسلام سارے ملک کا واحد مذہب بن گیا۔ اسی موقع پر سورہ نصر نازل ہوئی، جس میں کہا گیا۔ "تو نے دیکھا جب خدا کی مدد اور فتح آئی تو لوگ فوج در فوج دین الٰہی میں داخل ہونے لگے۔" یہ پہلا موقع تھا کہ خانہ کعبہ جس زمین پر خدا کا گھر تھا اور مسلمانوں کا قبلہ تھا بتوں سے پاک ہو گیا یا کر دیا گیا۔

۲۔ اصحاب فیل کے حملہ کی عبرت انگیز ناکامی کا واقعہ ابھی اہل عرب کے ذہنوں میں تازہ تھا انہوں نے خیال کیا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کا یہی راز ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں ورنہ اللہ تعالےٰ آپ کو مکہ پر قابض نہ ہونے دیتا ان پر اسلام کی حقانیت

روشن ہو گئی اور [illegible] دین اسلام میں داخل [illegible]

د-م - شاکر شعبہ عربی
پنجاب یونیورسٹی لاہور

۱۔ مسلم اتحاد:

یہودیوں کی کامیابی کا نمایاں سبب یہ ہے کہ وہ مذہبی بنیادوں پر جمع ہو گئے ہیں۔ ہر وہ شخص جو توراۃ کا ماننے والا ہے اور ہیکل کی تقدیس کا قائل ہے وہ یہود کی عالمی برادری کا رکن ہے۔ نیز یہودی جغرافیائی حدود سے بالاتر ہو کر سب ایک دوسرے کے غم و شادی میں شریک ہیں۔

یہودیوں نے جہاں اپنی صفوں میں ہم آہنگی پیدا کی وہیں مسلمانوں میں خلفشار بھی پیدا کر دیا پہلے ترک عربوں کا سوال اٹھایا۔ پھر عرب اور غیر عرب کے نعرے کو جنم دیا اور پھر عربوں میں بھی مصری، شامی اور اردنی کا مسئلہ کھڑا کر دیا۔

اس طرح ایک مسلم قوم جغرافیائی، نسلی اور لسانی بنیادوں پر کئی اقوام میں تقسیم ہو گئی، حالانکہ اسلام کی تعلیم اس معاملہ میں بہت واضح ہے۔

اِنّما المومنون اِخوۃ۔ سورۃ ۴۹ آیات
واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً و لا تفرقوا: آل عمران ص ۱۰۳

اور اسلام نے مصنوعی قومیت کے بُت کو توڑ پاش پاش کر دیا ہے۔

لافضل لعربیٍ علی عجمیٍ ولالعجمیٍ علی عربیٍ

اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مقدسہ

۱۔ لیس منّا من مات علی العصبیۃ
۲۔ لیس منّا من دعیٰ اِلی العصبیۃ
۳۔ لیس منّا من قاتل علی العصبیۃ

ترجمانِ حقیقت حکیم مشرق علیہ الرحمۃ نے ان ارشادات کی ترجمانی یوں کی ہے ؎

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

ایک اور جگہ فرماتے ہیں ؎

بتانِ رنگ و بو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ ایرانی رہے باقی نہ تورانی نہ افغانی

گویا اسلام نے قومیت کا جو دائرہ کھینچا ہے اس کا محیط کلمہ طیبہ ہے اور وہ چاہتا ہے کہ تمام کلمہ گو متحد ہو جائیں۔

عالم اسلام اپنی جگہ ایک مستقل وحدت ہے۔ چالیس ممالک ایسے ہیں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ مجلس اقوام متحدہ میں لاطینی امریکی ممالک کی تعداد اکیس ۲۱ ہے لیکن باہمی اتحاد کے باعث دونوں بلاک ان کے دست نگر رہتے ہیں۔ اگر ہم مسلمان بھی اتفاق کر لیں تو دنیا کا کوئی فیصلہ ہمارے خلاف نہیں ہو سکتا۔ ساڑھے آٹھ سو ملین مسلمانوں کی آواز ایک ہو جائے تو اسرائیل تو کیا اس کے آقا بھی راہ راست پر آ سکتے ہیں۔"

(نوائے وقت ۱۶ جولائی ۷۰ء)

اب تک غلطی یہ کی گئی ہے کہ مسئلہ فلسطین کو صرف عرب مسئلہ کی حیثیت دی جاتی رہی ہے لیکن تنہا عرب صیہونیت کا توڑ نہیں ہیں سارا عالم اسلام یک جا ہونا چاہیئے کیونکہ اگر ڈیڑھ کروڑ یہودی طاقت ہیں تو اسّی کروڑ مسلمان بھی ایک طاقت ہیں

۲۔ روحِ جہاد کا احیاء:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبۂ خلافت میں ارشاد فرمایا تھا:

"جہاد کو ترک کر دینا ذلت کو دعوت دینا ہے۔"

آج اس کی عملی تعبیر ہمارے سامنے ہے جہاد شروع کرنے کی جو شرائط ہیں وہ سب موجود ہیں۔ مسلمانوں کی میراث کافروں کے قبضہ میں ہے۔ باقی ممالک اس خطرے سے دوچار ہیں۔ ارض مقدس کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ فلسطینی مسلمانوں پر ظلم ہو رہے ہیں۔ انہیں گھروں سے نکال دیا گیا ہے

"ومالکم لاتقاتلون فی سبیل اللّٰہ والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان یقولون ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا (۴-۷۵)

یہ مہاجر مسلمانوں کی حمیت کو آواز دے رہے ہیں۔ حجاج تو صرف ایک پکار پر ہند پر ٹوٹ پڑا تھا۔ نہ جانے آج غیرت کیوں سوئی ہوئی ہے۔

ضرورت ہے کہ مسلمان اٹھے۔ اسلام کی بنیاد پر اٹھے۔ کیونکہ عرب بھی لڑے تھے مگر محض ملک گیری یا قطعۂ زمین کے لئے لہذا وہ کسی رحمت و نصرت کے مستحق نہیں ٹھہرے۔

یقین محکم:

یہود گذشتہ دو ہزار سال سے اس یقین سے بہرہ ور رہے ہیں کہ فلسطین میراث کا ملک ہے اور وہ اسے لے کر رہیں گے۔

The middle East. P. 50

اس طویل دور میں یہود پر ہر قسم کے وقت آئے۔ بلائیں آئیں۔ آفتوں نے گھیر ڈالا ان کا ملی وجود تک خطرہ میں پڑتا رہا لیکن انہوں نے فلسطین کے رشتے کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے

دیا۔ ہمارے لئے سبق آموز بات ان کا یہ یقین کامل ہے۔ اگرچہ آج واقعات کا یہ دھارا مسلمانوں کے خلاف بہہ رہا ہے۔ عالمی طاقتیں ان کے مفادات کے خلاف کام کر رہی ہیں لیکن انہیں بددل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

تحصیل علوم جدیدہ:

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
الحکمۃ ضالۃ المؤمن من حیث وجدھا فھو حق بھا۔

اسی باعث مسلمان جدید علوم سیکھتے رہے اور ترقی کرتے رہے جب ان کا علم حصولِ دنیا اور مال و زر تک محدود ہو گیا تو وہ ذلیل ہو گئے۔ آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ مسلمان جدید سائنس اور ٹیکنالوجی میں مہارت تامہ حاصل کریں۔ جدید فن حرب پر عبور حاصل کریں۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے بھی رومی اور ایرانی فن حرب سے استفادہ کیا تھا۔ اور قرآن حکیم تو ارشاد فرماتا ہے۔
وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم
ومن رباط الخیل۔

رباط الخیل کے لفظ سے مراد بعض علماء نے جدید اسلحہ جنگ لیا ہے۔

۵۔ مسلم نیوز ایجنسی:

آج ہمارے مسائل کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمیں صحیح صورتِ حال سے بے خبر رکھا جاتا ہے بین الاقوامی خبر رساں ادارے یہود اور دیگر بڑی طاقتوں کے زیر اثر ہیں۔ وہ ہمارے مفادات کو نقصان پہنچانے کے لئے خبریں توڑ موڑ کر پیش کرتے ہیں مسلمانوں میں غلط فہمیاں بڑھتی ہیں اور اتحاد کے خواب کی تعبیر دور تر ہوتی چلی جاتی ہے

قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے۔
"إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا"

دورِ جدید میں اس کی تشریح یوں کی جا سکتی ہے کہ ایک ایسی بین الاقوامی مسلم خبر رساں ایجنسی قائم کی جائے جس کی ذیلی شاخیں دنیا کے تمام ممالک میں موجود ہوں، جو ہر واقعہ اور ہر خبر پر کڑی نظر رکھیں۔ اس کا تجزیہ کر کے مرکزی دفتر کو روانہ کریں اور اس سے صحیح نتائج اخذ کر کے اسے شائع کیا جائے۔ اس طرح مسلمانوں کے دوست دشمن نکھر سامنے آئیں گے۔ عالمی رائے عامہ ہموار ہوگی اور اتحاد عالم اسلامی کی منزل قریب تر ہو جائے گی۔

۶۔ عمدہ قیادت:

قوموں کی قیادت جب نااہلوں کے ہاتھ چلی جائے اور ہر شاخ پہ اُلّو براجمان نظر آئے تو انجام گلستان معلوم کرنے کے لئے کسی خاص سیاسی بصیرت کی ضرورت نہیں۔ اکثر مسلمانوں کے لیڈر ذاتی مفادات کے تابع ہیں مسلم مفاد سے ملکی مفاد کو عزیز تر جانتے ہیں اور بعض تو محض حوادث کی پیداوار ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان تن آسان، ملت دشمن اور کھوکھلے نعرہ بازوں سے پیچھا چھڑایا جائے اور صالح لیڈرشپ پیدا کی جائے جس کی علامہ اقبال نے یوں تصویر کشی کی ہے ؎

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لئے

۷۔ گوریلا جنگ:

آج جنگ کا تصور بدل چکا ہے۔ ماضی کے برعکس سارا ملک میدانِ جنگ کی حیثیت رکھتا ہے اور تمام باشندے جنگ میں حصہ لیتے ہیں۔ اسرائیل نے تقریباً اپنے تمام باشندوں کو فوجی تربیت دے رکھی ہے اور سارے ملک کو اسلحہ خانہ بنا رکھا ہے۔ مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ تمام جوانوں کو فوجی تربیت دیں۔ گوریلا جنگ کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ایسی تمام تنظیموں کی حوصلہ افزائی کی جائے جو یہودیوں اور ان کے سرپرستوں سے کسی طرح بھی نبرد آزما ہیں۔ فلسطین میں جو چھاپہ مار تنظیمیں کام کر رہی ہیں ان کی جدوجہد کا صحیح رخ متعین کر کے ان کی سرپرستی کی جائے۔ یہ حقیقت ہے کہ اسرائیل کو ۱۹۶۷ء کی جنگ میں اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا آزادئ فلسطین کے جانبازوں نے کر ڈالا ہے۔

ضرورت ہے کہ فضا میں سمندر میں اور زمین پر صیہونیوں کا مقابلہ کیا جائے۔

۸۔ اپنی مدد آپ:

اَلکُفرُ مِلَّۃٌ وَاحِدَۃٌ کے مصداق امریکہ۔ روس۔ برطانیہ اور فرانس وغیرہ سبھی اسلام کے مقابلے میں ایک ہیں اور یہود کے آلۂ کار۔ انہی کے باعث مسلمانوں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے، یہ کبھی دوست کے روپ میں آستین کا سانپ بنتے ہیں اور کبھی دشمن بن کر سامنے آتے ہیں۔ ان کے اپنے مفادات ہیں جو ہر لمحہ ان کے پیش نظر رہتے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو سیاسی اور اقتصادی جال میں پھنسا رکھا ہے مسلمانوں کے حصول کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ان کی اقتصادی غلامی کا طوق گلے سے اتارا جائے۔

ممالک اسلامیہ میں دنیا کا ۷۵ فی صد پٹرول ۵۰ فی صد پٹ سن، ۷۰ فی صد قدرتی ربر پیدا ہوتا ہے۔ وہ غذائی لحاظ سے بلحاظِ مجموعی خود کفیل ہیں۔ قیمتی پتھر اور دھاتیں وافر ہیں۔ خام مال کی کوئی کمی نہیں۔ اگر ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں تو دنیا کی معیشت ہمارے کنٹرول میں ہوگی اور سیاسی زمام کار بھی جو اقتصادی برتری کا لازمی نتیجہ ہے ہمارے ہاتھ میں ہوگی اور وہ ممالک جو ہمارے خام مال کے بل پر ہمیں آنکھیں دکھاتے ہیں ہمارے اشاروں پر چلنے پر مجبور ہوں گے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ تاریخ کے اوراق نام نہاد مہذب اقوام کے کارناموں اور غارتگری تہذیب سے سرخ ہیں۔ یہ بھی تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ یہ سب کچھ ہمارے اعمال کا قدرتی نتیجہ ہے۔ ہم نے کفرانِ نعمت کیا۔ ہمیں تپتے ہوئے صحراؤں سے زرِ سیال ملا۔ ہمارے سمندروں کے پانیوں نے ساحلوں پر مرجان لا پھینکے۔

ہمارے پہاڑوں نے یاقوت نایاب اگلے لیکن ہم نے سائنسی تحقیق وتجسس پر توجہ دی، نہ کوئی مشترکہ لائحہ عمل بنایا، مکمل ضابطۂ حیات کو اپنایا، نہ کوئی عالمی اسلامی تنظیم بنائی۔ اسلحہ ساز کارخانے تعمیر کئے نہ طیارہ ساز فیکٹریاں، ہم ان میں ایک بھی مادی یا روحانی قلعہ تعمیر نہ کرسکے۔

نتیجۃً قبلہ اول ہاتھوں سے گیا۔ دنیا کی سب سے بڑی مملکت تقسیم ہوگئی۔ کفر کی طاقتیں ہماری ثالث ٹھہریں۔ اسلامی مملکتوں نے لادینی نظریات کو اپنالیا

البتہ ہم نے اپنے حرم میں توسیع کی، مادی آسائشوں کے حصول کی خاطر محلات تعمیر کئے۔ کروڑوں روپے کی خرچ سے شکارگاہیں دریافت کیں، دربار سجائے۔ آپس میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کی۔

اس لئے اسلحہ و اناج سے "مشوروں" تک کے لئے ہمارے ہاتھ بھکاریوں کی طرح کفر و منافقت کی طاقتوں کے آگے پھیلتے رہے اور ایٹمی پلانٹوں کے حصول کے لئے بھی پھیل رہے ہیں۔

ہم جسے دوستی کا نام دیتے ہیں —
طاقت اسے بھیک کا نام دیتی ہے۔
ہم جسے بلاک کے نام سے یاد کرتے ہیں —
طاقت اسے مجبوریوں کی پناہ گاہ کہتی ہے۔
ہم جسے اپنی ناراضی کہتے ہیں —
طاقت عفوِ سکندری کے تحت اسے نظر انداز کرتی ہے۔

ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ ہم کدھر جارہے ہیں؟ قائد کون ہے اور راہزن کون؟ راہیں کدھر ہیں اور منزل کہاں؟ بس ہم چلے جارہے ہیں ان لوگوں کی طرح جو بجلی کی ہر چمک پر چند قدم چلتے ہیں اور پھر تاریکیوں میں ڈوب کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ الغرض آئینہ ایام میں یہود کا چہرہ بھیانک ترین چہرہ ہے اور قدرت نے ان کا وجود محض اس لئے برقرار رکھا ہے کہ ان کی پوری تاریخ مرقع عبرت ہے۔ اس قوم کی تاریخ کا ہر ہر ورق پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ جو قوم جادۂ مستقیم سے ہٹ جاتی ہے اس کا حشر عبرتناک ہوتا ہے۔ ارض مقدس کی تاریخ شاہد ہے کہ یہاں ان کے قدم کبھی نہیں جم سکے کیونکہ تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔

جہاں تک عیسائیوں کا تعلق ہے۔ یہ ایک گمراہ قوم ہے۔ عیاری اور چالبازی ان کے خمیر میں گندھی ہوئی ہے۔ ابھی تک یہ لوگ صلیبی جنگوں کے زخم چاٹ رہے ہیں اور انہی کے انتقام کے لئے یہود کو مسیح کا خون معاف کرکے انہی کے حامی و مددگار بنے ہوئے ہیں لیکن ان کا پسِ چلمن بیٹھے رہنا ہی اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ہے کہ یہ حق سے آنکھیں چار کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ مسلمانوں کے لئے موجودہ حالات بڑے پریشان کن ہیں۔ لیکن سانچ کو آنچ نہیں اور ناامیدی کفر ہے۔

؎ امیدِ مردِ مومن ہے خدا کے رازدانوں میں

اور

؎ جس میں نہ ہو انقلاب موت ہے وہ زندگی
روحِ امم کی حیات کشمکشِ انقلاب

ملاحظات

قرآن مجید

۱۔ C.P. Encyclopaedia
۲۔ فتنۂ یہود ص ۶۴
۳۔ O. Homon Reforms in Syria eu Palestine Page 206
۴۔ سانحہ الاقصیٰ ص ۵ - ص ۶
۵۔ اسرائیل ص ۲۹
۶۔ Palestine under the Mandate, Page - 71
۷۔ A History of Jews: P: 672
۸۔ Muslim Digest, June 68, P.7
۹۔ ہفت روزہ چٹان جولائی ۱۹۶۷ء
۱۰۔ Midde East, Page 52
۱۱۔ Cross Roads to Israel P: 20
۱۲۔ Encyclopaedia Britanica Vol: 8, Page: 2
۱۳۔ روزنامہ جنگ کراچی، معراج النبی ایڈیشن ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۹ء۔
۱۴۔ The middle East, Page 14
۱۵۔ تفسیر ماجدی جلد اول ص ۳۸۸

شہر شہر سے — ترتیب قمر ہاشمی

شہیدانِ خانپور کے قاتلوں کی عدم گرفتاری پر صدائے احتجاج

قاتلوں کو پولیس نے گرفتار نہ کرکے عوام میں شدید اضطراب پھیلا دیا ہے

★ حضرت امیر مرکزیہ کا جمعۃ المبارک پر خطاب

گذشتہ روز جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم نے فرمایا کہ یہ مہینہ شان والا ہے۔ یہ مقام بھی شان والا ہے۔ مسجد ہے اور دن بھی مبارک ہے جمعہ کا دن ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے جمعہ کے دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور جمعہ کے دن قیامت قائم ہوگی۔ حضرت عمرؓ کا ارشاد گرامی ہے جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے۔ اللہ کی یاد کی جاتی ہے اور پانچ وقت کی حاضری جماعت کے ساتھ مسجدوں میں دی جاتی ہے۔

قاتلوں کو گرفتار نہ کرنے پر حضرت مدظلہ العالی نے فرمایا کہ افسوس سے یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مسلمانوں کو شہید کرنے والے ظالم آج بھی دندناتے پھرتے ہیں اور انہیں گرفتار نہیں کیا جاتا ہے۔ کتنے تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ مدرسہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور میں تحریک نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوران ظالموں نے گولیاں برسائیں۔ مسجد و عیدگاہ کا احترام بھی نہ کیا جبکہ لوگ شہداء علی پور کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کر رہے تھے۔ ان ظالموں کے خلاف ہائی کورٹ میں استغاثہ دائر کیا گیا۔ ہائی کورٹ کے آرڈر سے پرچہ رجسٹرڈ کرایا گیا۔ پرچہ رجسٹرڈ ہونے کے بعد ملزمان جو کہ انتظامیہ اور پیپلز پارٹی کے سرغنے تھے عبوری ضمانتوں کی کوششوں میں مصروف ہو گئے۔ سیشن کورٹ نے ان کی ضمانتیں مسترد کر دیں اس کے باوجود مقامی انتظامیہ نے انہیں ابھی تک گرفتار نہیں کیا۔ مقامی انتظامیہ شائد قانون سے کھیلنا چاہتی ہے اور امن عامہ کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ جو افسران جانبداری کا مظاہرہ کر رہے ہیں ان کے خلاف تادیبی کارروائی کر کے عوام کے اشتعال و اضطراب کو ختم کیا جائے۔

آپ نے فرمایا کہ شہیدوں کا خون رنگ لائے گا اور مطالبہ کیا کہ خانپور کے شہیدوں کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے قانون پر عملدرآمد کرایا جائے۔ انہوں نے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق سے مطالبہ کیا کہ اس کیس کو مارشل لاء میں دیا جائے تاکہ ملزمان ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

جانشین شیخ العرب والعجم کا

دورہ ڈیرہ اسماعیل خاں

۱۲ر جولائی کا دن اہالیان ڈیرہ کے لئے ایک یادگار دن تھا۔ ہر طرف خوشی کی لہر دوڑی ہوئی تھی کیونکہ اسی دن شیخ العرب والعجم حضرت اقدس شیخ مدنیؒ کے فرزند ارجمند حضرت اسعد مدنی تشریف لا رہے تھے۔ احقر بلوچستان سے واپس ڈیرہ پہنچا تو مجھے یہ خبر ملی، دل خوشی سے جھوم اٹھا۔ حضرت کی آمد سے کافی خوشی ہوئی۔ ڈیرہ کے عوام اس عظیم انسان کے فرزند کے استقبال کے لئے بسوں، سکوٹروں اور کاروں کے ذریعے ہوائی اڈہ کی طرف رواں دواں تھے۔ حضرت جونہی ہوائی جہاز سے اترے عوام نے فلک شگاف نعروں سے استقبال کیا۔ سب سے پہلے مولانا علاؤالدین، مولانا عبدالقدوس، مولانا عبدالسلام اور خواجہ محمد زاہد نے استقبال کیا۔ بعد ازاں ہوائی اڈے سے جلوس کی شکل میں یہ قافلہ دارالعلوم نعمانیہ پہنچا۔ حضرت نے تھوڑی دیر آرام کیا۔ نماز عصر کے بعد حضرت سے عام ملاقات ہوئی۔ میں نے بھی کچھ باتیں پوچھیں۔ حضرت نے بڑی شفقت سے جوابات دیئے۔ بعد ازاں اپنے ایک عقیدتمند جناب محمد اسلم صاحب کے ہاں چائے نوش فرمائی۔ رات کو جناب گل شیر نے حضرت کے اعزاز میں عشائیہ دیا جس میں علماء، وکلاء، تاجر، دانشور شریک ہوئے۔ بعد ازاں رات کو ایک عظیم الشان اجتماع سے جو کہ جامع مسجد (مولانا صالح محمد مرحوم) میں منعقد ہوا خطاب فرمایا۔ آپ کی خدمت میں مولانا علاؤالدین صاحب کے صاحبزادے نے

سپاسنامہ پیش کیا۔ حضرت نے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں علماء اور خاص کر اکابرین دیوبند کی کوششوں کا ذکر کیا اور دارالعلوم دیوبند کی کوششوں کا ذکر کیا۔ یہ عظیم الشان اجتماع کافی دیر تک جاری رہا۔

۱۳ جولائی علی الصبح جامع مسجد حضرت مولانا محمد میں درس قرآن دیا اور مدرسہ کے لئے دعا کی۔ وہاں سے فارغ ہوکر الحاج خواجہ یار محمد حاجی احمد سعید خواجہ صفدر زاہد کے ہاں ناشتہ کیا۔ اور احباب سے کافی دیر گفتگو فرمائی۔ یہاں سے فارغ ہوکر خواجہ عبدالغفار کی دعوت پر ظفر آباد کالونی تشریف لے گئے۔ جامع مسجد میں احباب اور عقیدتمندوں سے ملاقات کی۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام حاجی شبیر محمد اور حاجی تاج محمد حاجی لعل محمد نے مدرسہ نعمانیہ میں کیا جس میں ٹانک۔ کلاچی اور علاقہ کے لوگ باوجود راستہ خراب ہونے کے کافی تعداد میں تشریف لائے۔ بعد نماز ظہر قاری محمد یوسف صاحب کے مدرسہ جامع مسجد غلہ منڈی میں تشریف لے گئے۔ وہاں دعا فرمائی۔ بعد ازاں حضرت اور دیگر عقیدتمندوں کے ہمراہ ہوائی اڈہ تشریف لے گئے جہاں حضرت ہوائی جہاز کے ذریعے پشاور تشریف لے گئے۔

یہ چوبیس گھنٹے اہالیان ڈیرہ کے لئے ایک عظیم نعمت تھے۔

ضلع بہاولنگر کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے:

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے رہنما جناب مولانا بشیر احمد شاد نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ضلع بہاولنگر کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے اور تقاوی پر قرضہ بلاسود دیا جائے۔ مولانا نے ضلع بہاولنگر کے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ منڈی صادق گنج، میکلوڈ گنج۔ منچن آباد۔ چبیانہ اور متعدد دیہاتوں کا دورہ کیا۔

تحصیل منچن آباد میں شدید بارشوں اور سیم کی وجہ سے سینکڑوں بستیاں تباہ و برباد ہو گئی ہیں اور ہزاروں افراد کھلے آسمان کے نیچے ریلوے لائن اسٹیشنوں وغیرہ پر پناہ گزین ہیں۔ ضلعی انتظامیہ انہیں خوراک وغیرہ اور ابتدائی طبی امداد پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

شدید بارشوں اور سیم کی وجہ سے بعض مقامات پر چھ چھ فٹ اور دس دس فٹ پانی بڑی تیزی سے چل رہا ہے اور علاقہ چشتیاں کی طرف بڑی تیزی سے بڑھتا آرہا ہے جس سے ہارون آباد، بہاولنگر روڈ پر ریلوے کی پٹڑی میں تین مقامات پر شگاف ڈالدیئے گئے ہیں اور سڑک بھی بھاری ٹریفک کے لئے بند ہے۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ ان بے گھر افراد کو آباد کرنے کے کوئی جامع منصوبہ بنایا جائے اور ان کی امداد کی جائے اور آئندہ سے سیم کی تباہیوں سے بچنے کے لئے سیمی نالہ جات یا نہریں نکالی جائیں گی اور ٹیوب ویل کثرت سے لگائے جائیں۔ اگر اس اسکیم کی طرف گورنمنٹ نے توجہ نہ دی تو تحصیل منچن آباد خصوصاً اور ضلع بہاولنگر عموماً تباہ و برباد ہو جائے گا۔

چشتیاں شہر کا دورہ کیا جس میں نشیبی علاقہ کی نواحی بستیاں پانی سے بھری ہوئی ہیں جس سے تباہی ہو رہی ہے اور شہر میں اکثر مقامات پر گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، جن کی صفائی کی طرف مقامی بلدیہ توجہ دینے کے بجائے بہت سستی کا مظاہرہ کر رہی ہے اور اگر صفائی کا بندوبست نہ کیا گیا تو وبائی امراض کے پھوٹ پڑنے کا شدید خطرہ ہے۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس:

رحیم یار خان: جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خان کی مجلس شوریٰ کا غیر رسمی اجلاس مولانا غلام ربانی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں یہ مطالبات قرارداد کے ذریعہ منظور کئے گئے۔

۱۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قوم نے گذشتہ سال جن عظیم مقاصد کے لئے قربانیاں دی تھیں ان کی تکمیل کا وعدہ جنرل صاحب موصوف نے فرمایا تھا، لیکن ہنوز تشنہ تکمیل ہیں۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک میں اسلام کا نظام عدل قائم کیا جائے۔

۲۔ ملک میں فوراً منصفانہ انتخابات کرا کے نمائندہ حکومت قائم کی جائے۔

۳۔ ملک میں سیاسی سرگرمیوں پر عائد شدہ پابندیاں ختم کی جائیں۔

۴۔ ملک میں بیوروکریسی مکمل طور پر بھٹو ازم کی حامی ہے۔ موجودہ حکومت کو ناکام کرنے میں اس کا سب سے بڑا ہاتھ ہے۔ کلیدی اسامیوں سے ان کو فوراً ہٹایا جائے۔ اور سابق جبری ریٹائرڈ ملازمین کو بحال کیا جائے۔

۵۔ موجودہ افسر شاہی بھٹو کی تمام بدعملیوں میں برابر کی شریک کار رہی ہے اس لئے ان کا بھی محاسبہ کیا جائے۔

۶۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں گرانی بڑھ رہی ہے۔ لوگوں میں بہت بے چینی ہے بالخصوص گھی سیمنٹ وغیرہ۔ بجلی ٹیلیفون۔ گھی اور سیمنٹ کے نرخوں میں کمی کی جائے۔

۷۔ حکومت نے بلاسوچے سمجھے بھٹو کے مجوزہ مالیہ کو دوبارہ قائم کردیا ہے اور پھر بیک وقت تین مالئے جو چارگنا شکل میں ہیں۔ یہ کاشتکاروں پر بڑا ظلم ہے۔ مالیہ کی دوبارہ تشخص کی جائے

۸۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ زرعی ترقیاتی کارپوریشن اور زرعی بینک کے ذریعہ زراعت کے لئے دیئے جانے والے قرضوں کو بلاسود دیئے جانے کا حکم دیا جائے۔ گورنمنٹ جب اپنے خزانے سے رقم دیتی ہے تو کاشتکاروں کو معقول منافع پر کھاد اور ٹریکٹر قرضوں پر فراہم کرے تاکہ کاشتکار سود کی لعنت سے بچ سکے۔

۹۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ضلع رحیم یارخان زرعی ضلع ہے۔ اجناس کو غلہ منڈیوں میں لانے کے لئے سڑکوں کی سخت دشواری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاجر بہت سستے نرخوں اناج اور دوسری فصلیں کاشتکاروں سے

خرید لیتے ہیں۔ شوگر ملیں روڈ سیس کی رقمیں وصول کرتے ہیں لیکن دیہی سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اس لئے ترندہ سوئے خاں سے چک 45/D تک فتح پور بہجابیاں سے راجن پور تک راجن پور سے مغل حمزہ تک۔ ظاہر پیر سے محسن آباد رکن پور تک کوٹ بزل تا داعوالہ ولانہ تا داعوالہ سنجر پور تا بھونگ۔ ویار تا باندھی چھاؤنی تا خانپور۔ رحیم یار خاں سے تاجگڑھ تا کے ایل بی تک۔ فیروزہ سے پکالاراں تک۔ میانوالی سے مغل حسن تک۔

۱۰۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ خانپور میں شہید ہونے والوں کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔

۱۱۔ رمضان المبارک کے احترام کے لئے آرڈیننس جاری کیا جائے۔

لیاقت پور کی انتظامیہ کو تبدیل کیا جائے جو کہ پیپلز پارٹی کے اشاروں پر کام کر رہی ہے۔

مولانا زاہد الراشدی کا دورہ کراچی

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی ۱۹ اگست ہفتہ سے ۲۴ اگست جمعرات تک کراچی ڈویژن کا دورہ کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس دوران آپ جماعتی راہ نماؤں اور کارکنوں سے تنظیمی و سیاسی امور پر بات چیت کے علاوہ مختلف تقریبات میں شریک ہوں گے۔

متاثرہ علاقوں کا دورہ:

چوہدری شوکت علی امیر جمعیۃ علماء اسلام، حاجی بشیر احمد زرگر نائب امیر جمعیت علماء اسلام کوٹ ادو نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ احسانپور، دائرہ دین پناہ، بستی جھنوں۔ کھائی چک سوئم بستی نقد آباد، بستی منڈی مولشیان بارش سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ شدید بارشوں اور سیم کی وجہ سے کافی نقصان ہوا۔ کئی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔ ہر دو حضرات نے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا کہ تحصیل کوٹ ادو کو آفت زدہ علاقہ قرار دے۔ متاثرہ لوگوں کو بلا سود آسان اقساط پر قرضے جاری کرے تاکہ غریب عوام اپنے سر چھپانے کے لئے جگہ بنا سکیں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں سے خصوصی اور عوام سے عمومی اپیل کی ہے کہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی دل کھول کر امداد کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو نے اپنے غیر رسمی اجلاس میں فیصلہ کیا کہ سیلاب سے متاثرہ افراد کی امداد کے لئے چندہ جمع کیا جائے۔ فنڈز جمع کرنے کے لئے جمعیت علماء اسلام کوٹ ادو نے مندرجہ ذیل مراکز قائم کئے ہیں اور عوام سے پرزور اپیل کی کہ اپنے بھائیوں کے لئے دل کھول کر چندہ جمع کرائیں۔

۱۔ ڈاکٹر نظام الدین صاحب
جی۔ٹی۔روڈ۔کوٹ ادو۔

۲۔ حاجی بشیر احمد زرگر
جی۔ٹی۔روڈ۔کوٹ ادو

۳۔ محمد اقبال انصاری
کلاتھ مرچنٹ
لمبانی بازار کوٹ ادو۔

۴۔ مولانا محمد عبد الجلیل مہتمم
مدرسہ مظاہر العلوم، کوٹ ادو

۵۔ حافظ عبد الرحمن صاحب
سابق چیئرمین بلدیہ
اقبال مارکیٹ، کوٹ ادو

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو نے سیلاب سے متاثرہ مریضوں کے لئے فری ڈسپنسریاں مندرجہ ذیل مقامات پر قائم کیں جہاں مریضوں کو مفت طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے:۔

۱۔ حکیم انوار احمد خاں، ستارہ خدمت
برائے علاقہ احسانپور

۲۔ ڈاکٹر عبد الباقی صاحب
سابق صوبیدار،
نور شاہ طلائی روڈ،
برائے علاقہ بستی نقد آباد۔ منڈی مولشیاں

۳۔ ڈاکٹر نظام الدین صاحب،
جی۔ٹی۔روڈ،
برائے علاقہ بستی غریب آباد،
ککے والہ۔ چاہ ستار والہ

پاکستان سنی مجلس عمل
کا مرکزی انتخاب:

پاکستان سنی مجلس عمل ضلع دہاڑی کے کنوینر حافظ محمد طیب نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ملتان میں ہونے والے کل پاکستان سنی کنونشن نے طے کیا ہے کہ تمام فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تمام مکتب فکر پر مشتمل ایک سنی مجلس عمل تشکیل دی جائے۔ چنانچہ بعد ازاں سنی مجلس عمل کی تشکیل کی گئی جس کے عہدیدار مندرجہ ذیل حضرات ہیں۔

سرپرست مولانا مفتی محمود، صاحبزادہ غلام معین الدین سجادہ نشین تونسہ شریف، جناب شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں صاحب۔ صدر مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف، نائب صدر مولانا حافظ عبد القادر روپڑی، نائب صدر صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ، سیکرٹری جنرل مولانا ضیاء القاسمی سیکرٹری مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی، سیکرٹری اطلاعات مولانا ابو الحسن قاسمی، سیکرٹری مالیات مولانا سید محمد بنوری۔

اراکین:۔ مولانا تاج محمود صاحب مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبید اللہ انور جمعیۃ علماء اسلام۔ مولانا سید نور الحسن بخاری تنظیم اہلسنت، مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر جمعیت اہلحدیث، مولانا ابو الحسن قاسمی علماء کونسل مولانا محمد یوسف رنستی پشاور

مولانا مفتی محمود سے جمعیۃ کے
کارکنوں کی ملاقات:

کراچی (پ۔ر) گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام لیاری کے رہنما امیرزادہ خان سواتی نے

پاکستان قومی اتحاد کے صدر اور جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود کی جناح ہسپتال میں عیادت کی اور ان کی خیریت دریافت کی۔ تھوڑی دیر تک جمعیۃ کی تنظیم سے متعلق امور پر گفتگو بھی کی۔ مفتی صاحب تیزی سے صحت یاب ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے اگرچہ ملاقات پر پابندی لگا رکھی ہے اس کے باوجود بھی قومی رہنماؤں اور کارکنوں کا مفتی صاحب کے پاس ہر وقت تانتا بندھا رہتا ہے۔

امدادی سامان تقسیم کیا گیا؛

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ایک وفد مولانا محمد عبدالجلیل صاحب کی سربراہی میں امدادی سامان لے کر احسان پور پہنچا۔ موقعہ پر مصیبت زدہ بھائیوں میں تیل صابن دالیں آٹا وغیرہ تقسیم کیں۔

مولانا محمد عبدالجلیل صاحب نے فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا چاہیئے اور کسی قسم کا گلہ وغیرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے روٹھے رب کو منائیں۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ ہمیں نماز کی پابندی کرنی چاہیئے بعد دعا پر اختتام ہوا۔

اس کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا غیر رسمی اجلاس زیر صدارت مولانا محمد عبدالجلیل ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کے علاوہ معززین شہر نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

۱۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ احترام رمضان آرڈیننس جاری کیا جائے۔ اور اس پر سختی سے عمل کرایا جائے۔ دن میں تمام ہوٹل اور کھانے پینے کی دکانیں بند ہونی چاہئیں۔

۲۔ یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ گھی سیمنٹ اور دالوں کی قیمتوں میں کمی کی جائے۔

گھوٹکی میں نگران کمیٹی کا قیام؛

جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک نگران کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔ یہ کمیٹی دینی مدارس مساجد اور غریب عوام کی مشکلات حل کرنے کے لئے کام کرے گی اور جو افسران غریب عوام سے زیادتیاں کر رہے ہیں ان پر کڑی نظر رکھی جائے گی۔

ارکان کمیٹی

۱۔ مولانا محمد عبدالحمید صاحب
نائب صدر امیر جمعیۃ علماء اسلام گھوٹکی۔

۲۔ مولانا اللہ ڈنو صاحب،
ناظم جمعیۃ علماء اسلام،
جنرل سیکرٹری قومی اتحاد گھوٹکی

۳۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب کلوڑ۔

۴۔ کریم بخش خاں کولاچی بلوچ

۵۔ لالہ محمد دین صاحب افغان

۶۔ محمد پناہ صاحب کھوسہ بلوچ

اظہار تعزیت؛

واپڈا کالونی چشمہ بیراج خانقاہ سراجیہ کندیاں، رانا مبارک علی کی والدہ ماجدہ گذشتہ دنوں ہرنولی میں انتقال فرما گئیں۔

امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ اور مرکزی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

ادارہ ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

دعاء مغفرت؛

گذشتہ دنوں نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام محلہ رضا آباد فیصل آباد کی اہلیہ محترمہ کا قضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا جس کے لئے اراکین و عہدیداران جمعیۃ علماء اسلام نے مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت کی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

حمل جھیل کے باشندوں کی مالی مدد کی جائے؛

لاڑکانہ: امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل وارہ مولانا الحاج غلام محمد اور خزانچی جمعیۃ علماء اسلام تحصیل وارہ ضلع لاڑکانہ حاجی الٰہی بخش سومرہ نے اپنے مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حمل جھیل تحصیل وارہ کے باشندگان کی مالی امداد کی جائے کیونکہ ان لوگوں کو حالیہ بارشوں کی وجہ سے سخت نقصان پہنچا ہے اور وہ بے گھر ہو کر رہ گئے ہیں۔ بارش کے شدید سیلاب نے تباہی مچائی ہے۔ حفاظتی بند کے ٹوٹنے کا سخت خطرہ تھا۔ مگر بروقت کوشش کرنے سے یہ خطرہ فی الحال ٹل گیا۔ جمعیۃ کے ان راہنماؤں نے اپنے بیان میں ڈپٹی کمشنر لاڑکانہ مسٹر شاہد عزیز صدیقی کی فرض شناسی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ڈی۔ سی صاحب موصوف آدھی رات کو خود بند کی نگرانی کے لئے دورے کرتے رہے ہیں اور کام کرنے والے عملے کو بیدار کرتے رہے ہیں۔ ڈی۔ سی صاحب لاڑکانہ کا یہ عمل لائق تعریف اور دوسرے افسروں کے لئے قابل تقلید ہے۔

بقیہ: **ایڈیٹر کی ڈاک**

اس لئے ہم اعلیٰ حکام اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صاحب پنجاب کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں کہ سیلاب زدہ علاقوں میں فی الفور سیمنٹ کم نرخوں پر مہیا کیا جائے تاکہ غریب لوگوں کو فائدہ پہنچ سکے۔

محمد ظفر اقبال قریشی خانیوال





نصاب سے خلافت راشدہ کے ابواب کا اخراج برداشت نہیں کیا جائے گا۔

میاں محمد عارف

جمعیۃ طلباء اسلام کے مرکزی صدر میاں محمد عارف نے ایک بیان میں کہا ہے کہ نصاب تعلیم سے خلافت راشدہ کے ابواب کو خارج کرنے کی سعی کو قطعاً برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ خلافت راشدہ اسلام کی تاریخ کا درخشاں باب ہیں اور ان کی زندگی کا ہر ہر لمحہ مثالی ہے۔ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے کارناموں کو نصاب سے نکالنا نئی نسل سے ایک سازش کے مترادف ہو گا۔ انہوں نے اس بات کو مضحکہ خیز قرار دیا کہ اس قدم سے دو مذہبی طبقوں میں کشیدگی کم ہو جائے گی، اور شیعہ سنی فساد کا خطرہ ٹل جائے گا بلکہ نصاب تعلیم سے ان ابواب کا اخراج شیعہ سنی فساد کو ہوا دینے کا ایک نیا ڈھنگ اور طریقہ ہے۔ اس کو فساد کے ایک چھوٹے خدشے کو بڑے فساد کی بنیاد بنانا ہی کہا جاسکتا ہے۔

انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے بصورت دیگر طلباء متبادل راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔

دعائے صحت کی اپیل:

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام خانیوال کے جنرل سیکریٹری جناب چودھری محمد اصغر سرور ایڈووکیٹ ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

جیسا کہ گذشتہ سے پیوستہ شمارے میں عرض کیا گیا تھا کہ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق ملک بھر کی ضلعی تنظیموں کو توڑ کر وہاں کنوینگ باڈیاں بنانے کا فیصلہ کیا گیا تھا چنانچہ صوبہ سرحد کے اضلاع کی مکمل فہرست گذشتہ شمارے میں شائع کی جاچکی ہے۔ ذیل میں صوبہ پنجاب کے اضلاع سے آمدہ فہرستوں کے مطابق نام شائع کئے جارہے ہیں۔ باقی اضلاع کی فہرستیں آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

منجانب: ظہیر میر مرکزی ناظم اطلاعات جمعیۃ طلباء اسلام

صوبہ پنجاب کی کنوینگ کمیٹیاں برائے اضلاع:

۱۔ لاہور:
۱۔ محمد ادریس (کنوینر)
۲۔ خالد محمود ٹیپو (معاون)
۳۔ محمد اعجاز

۲۔ گوجرانوالہ:
۱۔ محمد فاروق شیخ (کنوینر)
۲۔ ظفر یسین بٹ (معاون)
۳۔ عبدالوحید شہزاد (")

۳۔ جہلم:
۱۔ ظفر اقبال (کنوینر)
معاونین کے نام بعد میں شائع کئے جائیں گے۔

۴۔ سیالکوٹ:
۱۔ جاوید اقبال (کنوینر)
۲۔ محمد افضل (معاون)
دوسرے معاون کا نام بعد میں شائع ہوگا۔

۵۔ کیمبلپور:
۱۔ حسین احمد قریشی (کنوینر)
۲۔ ظفر اقبال (معاون)

۶۔ ساہیوال:
۱۔ مفیض اطہر (کنوینر)
۲۔ محمد سرور (معاون)
۳۔ منصور ٹکا "

۷۔ جھنگ:
۱۔ شیخ شکیل احمد (کنوینر)
۲۔ ملک خلیل احمد (چنیوٹ) (معاون)

۸۔ بہاولنگر:
۱۔ عمر فاروق (کنوینر)
۲۔ خالد محمود وٹو (معاون)
۳۔ ذوالفقار احمد

۹۔ فیصل آباد
۱۔ شاہد ریاض (کنوینر)
۲۔ خلیل الرحمٰن انوری (معاون)
۳۔ حافظ عبدالغنی خالد
۴۔ عبدالرؤف بھٹہ

شہر گوجرانوالہ:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام شہر گوجرانوالہ کے ناظم عمومی جناب عبدالوحید شہزاد نے ضلعی کنوینر جناب محمد فاروق کی ہدایت پر شہر گوجرانوالہ کا مکمل تنظیمی دورہ کیا۔ اسی دورہ میں درج ذیل یونٹوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔

۱۔ حلقہ تھانے والا بازار

۱۔ صدر — معظم میر
۲۔ ناظم عمومی — سہیل بٹ

۲۔ حلقہ ماڈل ٹاؤن:

صدر — عبدالقدیر شیخ
نائب صدر — محمد نعیم
ناظم عمومی — منیر احمد
ناظم — محمد ابراہیم
اطلاعات — یامین زیدی

۳۔ حلقہ گھنٹہ گھر:

کنوینر — جاوید اقبال

۴۔ حلقہ پونڈانوالہ (گوجرانوالہ)

سرپرست — قاری عبدالقدوس
صدر — حافظ صفدر حسین
ناظم عمومی — محمد صفدر بھنڈر

۵۔ حلقہ رسول پورہ (گوجرانوالہ)

صدر — اسلام الدین
ناظم عمومی — محمد یونس

دریں اثناء جمعیۃ طلباء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی کونسل باڈی کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت ضلعی کنوینر جناب محمد فاروق شیخ منعقد ہوا۔ تنظیمی صورتحال کا جائزہ لیا گیا اور معاونت سازی کی مہم کی رفتار پر تسلی کا اظہار کیا گیا۔

نواب شاہ:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام نواب شاہ کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب محمد سلیمان منگل منعقد ہوا۔ اجلاس میں تنظیمی صورتحال کا جائزہ لیا گیا اور معاونت سازی کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے پروگرام ترتیب دیا گیا۔ آخر میں جناب محمد سلیمان منگل نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اجلاس میں حضرت قبلہ مفتی محمود صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کی گئی۔

دارالعلوم عربیہ مستونگ:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ عربیہ دارالعلوم مستونگ کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب شبیر احمد منعقد ہوا۔ اجلاس سے جمعیۃ طلباء اسلام تحصیل مستونگ کے نائب صدر جناب شبیر احمد نے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔

جڑانوالہ:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام جڑانوالہ کے کارکنان کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت جناب حضرت مولانا میر زاہد مدظلہ منعقد ہوا۔ اجلاس سے ڈاکٹر محمد یاسین کے علاوہ جمعیۃ طلباء اسلام تحصیل جڑانوالہ کے ناظم عمومی جناب میاں عبدالرؤف عابد نے خطاب کرتے ہوئے سیرت ابوبکر صدیق رض پر روشنی ڈالی۔

ٹنڈوالہ یار:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام ٹنڈوالہ یار کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب اشتیاق احمد اعوان منعقد ہوا۔ اجلاس میں تنظیمی صورت حال کا بغور جائزہ لیا گیا اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔

لاڑکانہ:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام لاڑکانہ کے کارکنان کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ طلباء اسلام ضلع لاڑکانہ کے ناظم عمومی اور چانڈکا میڈیکل کالج لاڑکانہ کی سٹوڈنٹس یونین کے جوائنٹ سیکرٹری جناب خالد محمود سومرو نے کہا کہ ہمیں علماء حق کی قیادت پر فخر ہے۔ آپ نے کارکنوں کو کہا کہ علماء حق کا پیغام لے کر عزم اور ولولے کے ساتھ میدان عمل میں آئیں اور ہر پاکستانی طالب علم تک حق کا پیغام پہنچائیں۔



ریلوے کلرک کی بدعنوانی

مکرمی!

آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے ریلوے حکام کی توجہ ریلوے کے بکنگ کلرک کی دھاندلی کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

۱۸ جولائی کو مجھے اپنے ایک عزیز کی شادی میں شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ بیس افراد پر مشتمل بارات کو چھ میل دور کنگن پور جانا تھا اور اس مختصر فاصلہ کا کرایہ پچپن پیسے ہے۔ ہم نے بکنگ آفس سے بیس افراد کے ٹکٹ خریدے تو بکنگ کلرک (سید سردار علی شاہ) نے فی ٹکٹ پانچ پیسے زائد وصول کئے جبکہ وہ اس کا مجاز نہ تھا۔ ہم نے کافی بحث وتمحیص کی مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا اور اس نے اپنی ہٹ دھرمی کے پیش نظر نہایت ڈھٹائی سے کہا کہ "میں تو زائد پیسے لیتا ہوں اور لیتا رہوں گا" حالانکہ باہر آویزاں کرایہ نامہ پر بھی ۵۵ پیسے اور ٹکٹ پر بھی ۵۵ پیسے درج تھے۔ واضح رہے کہ گورنمنٹ نے ریلوے کے کرایہ میں کوئی اضافہ نہیں کیا ہے۔

حکام بالا کی خدمت میں گذارش ہے کہ ایسی بدعنوانیوں کا فوری طور پر سدباب کیا جائے اور مذکورہ بالا بکنگ کلرک کو فوری طور پر برطرف کرکے اس کے خلاف تحقیقات کی جائے۔

جان محمد قاسم

کوٹ حاکم سنگھ والا۔ تحصیل چونیاں

ضلع قصور

بلوچستان کے عوام کی مشکلات:

مکرمی!

میں مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بلوچستان سے اپیل کرتا ہوں کہ بلوچستان کی بگڑتی ہوئی معاشی واقتصادی حالت زار کا جائزہ لیں۔ بلوچستان کے غریب عوام ہر دور میں پسماندگی اور غربت کا شکار رہے ہیں کیونکہ بلوچستان میں ایک ضلع سے لے کر دوسرے ضلع تک سڑک تک پختہ نہیں ہے۔ آب نوشی زراعت مواصلات اور بجلی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ہزاروں ایکڑ زمین غیر آباد پڑی ہے۔ لوگ چار میل دور سے پینے کا پانی لاتے ہیں اور خاص کر ضلع لورالائی کے عوام زیادہ مشکلات کا شکار ہیں۔ حالیہ بارشوں میں فصلوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا مگر صوبائی حکومت نے اس نقصان کے ازالے کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا۔

لہٰذا جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب سے اہل ضلع لورالائی اپیل کرتے ہیں کہ ضلع لورالائی میں عوام جن مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں وہ جلد سے جلد دور کی جائیں۔

سید شمس الدین

نائب صدر وجنرل سیکریٹری جے۔ٹی۔آئی

ضلع لورالائی، بلوچستان

پانی اور لائبریری:

مکرمی! آپ کے مؤقر جریدہ کی وساطت سے حکام بالا کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ

منچن آباد شہر کی آبادی تقریباً پچیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اتنی بڑی آبادی کے لئے صرف دس ہزار گیلن کی ایک چھوٹی سی ٹنکی ہے جو ناکافی ہے۔ بعض اونچے علاقوں میں پانی کئی کئی روز نہیں آتا۔ اس لئے علاقے کے لوگوں کو پانی کی فراہمی کے سلسلہ میں فوری انتظامات ہونے چاہئیں۔

۲۔ میونسپل کمیٹی کی طرف سے ایک لائبریری تھی جس میں تقریباً تیس ہزار روپے مالیت کی کتابیں موجود ہیں لیکن لائبریری اور ریڈنگ روم کی عمارت پر ڈی۔ ایس۔ پی نے قبضہ کیا ہوا ہے اور ہزاروں روپے کی کتابوں کو دیمک چاٹ رہی ہے۔

حکام بالا سے التماس ہے کہ پانی کی فراہمی اور لائبریری کی بحالی کے لئے فوری انتظامات کئے جائیں۔

شیخ ابرار الحق شامی

حمید سنز، منچن آباد، ضلع بہاولنگر

ترجمان اسلام پسند آیا!

مکرمی!

۲۱ شعبان المعظم ۲۸ جولائی کا شمارہ پڑھا۔ الحمدللہ تمام مضامین بہتر اور معیاری تھے۔ خصوصاً لاہور کے استقبالیہ سے شیخ الاسلام حضرۃ مدنی رحؒ کے جانشین حضرۃ مولانا اسعد مدنی صاحب مدظلہ العالی کی تقریر جہاد آزادی کے موضوع پر اور شیخ التفسیر حضرۃ لاہوری رحؒ کے جانشین مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ العالی کا خطبۂ استقبالیہ۔ پڑھ کر دل کو از حد لطف آیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ادارے کو مزید ترقی عطا فرمائے، اور اللہ کے فضل وکرم سے ترجمان کا معیار مزید بہتر ہو۔

عبدالرحمٰن جامی النقشبندی

جلال پور، پیروالا

نظام زکوٰۃ:

مکرمی!

اس وقت جبکہ عبوری حکومت جنرل محمد ضیاء الحق کی قیادت میں اسلامی نظام کے لئے کوشاں ہے مگر ابھی تک کوئی خاص نتیجہ نہیں نکلا۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی ۲۵ جون کی تقریر مایوس کن تھی۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صاحب کو خداوند کریم نے اعلیٰ ترین منصب عنایت فرمایا ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ فی الفور زکوٰۃ کا نظام پاکستان میں رائج کردیں۔ اور بینک میں اس وقت جبکہ سود جیسا لعنتی نظام چل رہا ہے فوراً ختم کرکے جذیہ کا نظام چلایا جائے۔ قرآن حکیم

میں اسلام کے متعلق ہر چیز واضح ہے، پھر کیوں اسلامی نظام نافذ کرنے میں پس و پیش ہے؟ اس لئے قرآن میں واضح طور پر موجود ہے کہ جب ہم نے اپنے بندوں کو زمین میں حکمرانی دیتے ہیں تو وہ ملک میں ہمارا دین نافذ کرتے ہیں، نماز قائم کرتے وز کواۃ ادا کرتے ہیں۔

اس لئے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے اپیل ہے کہ بغیر کسی رکاوٹ کے ملک میں جلد از جلد اسلامی نظام نافذ کریں۔

فضل محمد عثمانی
ڈیرہ اسمٰعیل خان سٹی

سٹریٹ لائٹ کا نظام بہتر بنایا جائے:

میں ہفت روزہ ترجمان اسلام کی وساطت سے مارشل لاء حکام سے مطالبہ کرتا ہوں کہ لنڈا بازار لاہور میں سٹریٹ لائٹ کا نظام بہتر بنایا جائے۔ اکثر بلب عرصہ ہوا جل چکے ہیں جن کو دوبارہ تبدیل نہیں کیا گیا۔ اور بازار میں دوسری جانب نئے پول نصب کئے گئے ہیں لیکن لائٹ کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ متعلقہ حکام سے اپیل ہے کہ لنڈا بازار میں جلد از جلد نئے بلب لگائے جائیں۔

شیخ عبدالرحمن
سیکرٹری جنرل انجمن تاجران لنڈا بازار
لاہور

ڈیرہ میں لوٹ کھسوٹ:

مکرمی! میں آپ کے موقر جریدے کی وساطت سے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پنجاب تک چند مطالبات پہنچانا چاہتا ہوں۔

جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے حالات بگڑتے جا رہے ہیں۔ روزمرہ اشیائے خوردنی تو میسر نہیں اگر خوش قسمتی سے مل بھی جائیں تو ڈالڈا گھی 19 روپے فی سیر۔ چینی ڈپو سے بھی میسر نہیں۔ کسی دکاندار کے پاس جاتے ہیں تو بارہ روپے فی سیر سے کم نہیں ملتی۔ بازار رشوت حسب سابق گرم ہے۔ چھوٹے چھوٹے معاملے کے تصفیہ کے لئے اگر کوئی شریف آدمی رشوت دینے سے انکار کرے تو یہی دھمکی دی جاتی ہے کہ مقدمہ مارشل لاء تک پہنچ جائے گا۔ نیز ڈیرہ اسماعیل خان درابن کلاں روڈ ڈیڑھ ماہ سے بند ہے مگر مقامی انتظامیہ بالکل خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ گرہ خاں بہت بڑا دیہات ہے سیلاب کی وجہ سے تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ مالی نقصان کی تو کوئی حد نہیں جانی نقصان بھی کافی ہوا ہے لیکن اس وقت تک حکومت کی جانب سے سیلاب زدگان کے لئے کوئی امداد فراہم نہیں کی گئی جبکہ آس پاس شہروں کے لوگ حسب توفیق امداد بہم پہنچا رہے ہیں۔

خلیل احمد
جنرل سیکرٹری شیخ الہند سوسائٹی
ضلع ڈی۔ آئی۔ خان (سرحد)

مولوی نور محمد کو رہا کر دیں:

مکرمی! میں بحیثیت صدر جمعیۃ علماء اسلام کانی گرام اور درے محسود کی طرف سے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ جنوبی وزیرستان ایجنسی وانا جمعیۃ علماء اسلام کے صدر مولوی نور محمد قبائلی اور ان کے ساتھیوں کو رہا کرانے میں ذاتی طور پر مداخلت کریں کیونکہ تمام قبائلی قیدی جو سابقہ حکومت نے دس دس سال سے قید کئے تھے ان سب کو رہا کر دیا گیا ہے مگر مولوی نور محمد کو بھٹو کی حمایتی نوکر شاہی رہا کرنے میں پس و پیش کر رہا ہے

مولوی محمد زماں
صدر جمعیۃ علماء اسلام
جنوبی وزیرستان ایجنسی (کانی گرام)

اعظم بستی / ٹاؤن کے مسائل:

مکرمی! ہم آپ کی وساطت سے چند مسائل حکومت کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں۔ علاقہ اعظم ٹاؤن / بستی ۱۹۷۶ء میں باقاعدہ طور پر کے۔ ایم۔ سی کی طرف سے لیز ہوا، اور ۱۹۷۷ء کے اوائل سے اس رقم کی وصولی کے۔ ایم۔ سی نے شروع کی۔ اب تک تقریباً نصف آبادی سے لیز کے واجبات لئے جا چکے ہیں لیکن ابھی تک ان علاقوں میں نہ تو کوئی بڑی سڑک (مین روڈ) بنائی گئی ہے اور نہ نکاسی ہی کا انتظام کیا گیا ہے جس سے علاقے کی گلیوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے اور پھر پریشانی کا باعث بنتا ہے۔

لہذا متعلقہ حضرات سے گذارش ہے کہ اس علاقے کے مسائل کو ہمدردی سے حل کریں اور اور بنیادی حقوق سے لوگوں کو مزید محروم نہ کریں اور وبائی امراض سے بچائیں۔

قاری حسین احمد، چوہدری مرتضےٰ
جمعیۃ علماء اسلام، حلقہ اعظم بستی،
کراچی

سیمنٹ کم نرخوں پر مہیا کیا جائے:

مکرمی! میں ہفت روزہ ترجمان اسلام کی وساطت سے جناب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پنجاب اور دیگر اعلیٰ حکام کی توجہ سیلاب زدہ علاقوں میں پیدا ہونے والی صورت حال کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

ملتان ڈویژن میں آج کل زبردست بارشوں کی وجہ سے ملتان شہر اور ملتان کے ارد گرد کے علاقے سیلاب کی زد میں آ چکے ہیں جہاں پر سیلاب نے خوب تباہی مچائی۔ لوگوں کا جانی و مالی نقصان ہوا۔ سیلاب کی زد میں زیادہ تر غریب لوگ آتے ہیں جن کے کچے مکان ہیں۔ غریب لوگ محنت مزدوری کر کے اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں۔ وہ اپنے کچے مکانوں کو پکی بلڈنگوں میں کیسے تبدیل کر سکتے ہیں۔ آجکل سیمنٹ کی بوری تقریباً اکتالیس روپے میں ملتی ہے اور مستری تیس روپے سے کم نہیں لیتے غریب آدمی اتنا بوجھ کیسے برداشت کر سکتا ہے وہ اپنے مکان کی دیواریں بھی پکی نہیں کرا سکتا۔

باقی ص۔۔ پر

ہزارہ ڈویژن کی اہم دینی درسگاہ

دارالعلوم عربیہ انوار الاسلام رجسٹرڈ مکی مسجد

لنک روڈ کیہال، ایبٹ آباد (ہزارہ)

قیام سنہ ۱۹۶۰ء سنگ بنیاد شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ عرصہ اٹھارہ سال سے علاقہ میں دینی ۔ تدریسی ۔ اصلاحی خدمات سرانجام دینے میں مصروف ہے ۔ مدرسہ میں حفظ و ناظرہ سے موقوف علیہ تک پڑھانے کا بہترین انتظام ہے ۔ مدرسہ میں مقامی و بیرونی ۱۵۰ طلباء زیر تعلیم ہیں جن کے قیام و طعام کا مدرسہ کفیل ہے اور چار محنتی اور قابل اساتذہ شب و روز طلباء کی تربیت میں مشغول رہتے ہیں ۔ دارالعلوم کا شعبہ مدرسۃ البنات علاقہ میں بچیوں کے لئے قرآن مجید حفظ و ناظرہ کے سلسلہ میں اہم خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

سنگ بنیاد دارالحدیث: گذشتہ ماہ مدرسہ کے شعبہ دارالحدیث کا افتتاح حضرت مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا نے فرمایا عمارت کی تعمیر مکمل ہونے پر دورہ حدیث شروع کرنے کا پروگرام ہے۔

صاحب ثروت حضرات دارالحدیث کی جلد تکمیل میں تعاون فرمائیں۔

اکابر کی آراء گرامی: قاری محمد طیب مدظلہ دارالعلوم دیوبند (انڈیا) : "مدرسہ انوار الاسلام ایبٹ آباد میں حاضری ہوئی اور مدرسہ کی عمارت (شعبہ دارالحدیث) کا سنگ بنیاد رکھنے کی سعادت ملی ۔ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو علاقہ کے لئے مینارۂ نور ثابت فرمائے، اور اس کا فیض تا ابد جاری رہے۔

——— محمد طیب رئیس دارالعلوم دیوبند

۲۔ صدر پاکستان قومی اتحاد مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ نے مدرسہ کے معائنہ پر اپنی رائے یوں قلمبند کی : "آج بتاریخ ۱۲ رجب سنہ ۹۸ھ بمطابق ۱۸ جون ۷۸ء مدرسہ انوار الاسلام ایبٹ آباد حاضر ہوا ۔ مدرسہ ہذا ابتدائی مراحل طے کر رہا ہے ۔ درجہ حفظ و ناظرہ میں تقریباً ڈیڑھ صد لڑکے زیر تعلیم ہیں ۔ درجہ عربی میں وسط کی درجہ کی کتب زیر تدریس ہیں ۔ محترم مولانا شفیق الرحمٰن مدظلہ صاحب مدرسہ اور مسجد کے نگران ہیں ۔ اس دینی خدمت کو دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ دین کے ان اداروں کو کام کرنے کی مزید توفیق بخشے ۔ میری رائے یہ ہے کہ اہل خیر حضرات کی کمائی پیسے صرف ہو کر دنیا اور آخرت میں فلاح کا ذریعہ بن سکتی ہے ۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مدرسہ کے مہتمم مدرسین کا اخلاص و للٰہیت میں مزید اضافہ فرما کر اس کام کو قبول فرمائے"۔

۳۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ : "مدرسہ کے سالانہ جلسہ پر حاضر ہوا ۔ طلباء سے ترجمہ قرآن حکیم ۔ ناظرہ ۔ حفظ قرآن اور قرأت سن کر بہت متاثر ہوا ۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو زیادہ سے زیادہ اسلامی علوم و فنون کی خدمت کی توفیق عنایت فرمائے اور اللہ تعالیٰ مہتمم مدرسہ و صدر مدرسہ حضرت مولانا شفیق الرحمٰن کے عزم میں برکت عطا فرمائے ۔ موصوف کا وجود اس علاقہ میں غنیمت ہے ۔ ان کے درس کے اثرات میں نے علاقہ میں خاص طور پر محسوس کئے ہیں۔

مکی مسجد: مدرسہ سے ملحق عظیم الشان جامع مسجد زیر تعمیر ہے جس کا افتتاح حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی مدظلہ نے ۱۹۷۴ء میں فرمایا تھا ۔ وسائل کی کمی کی وجہ سے مسجد پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکی اسلئے مخیر حضرات عمارتی لکڑی سیمنٹ سریا وغیرہ کے ذریعہ تعاون فرمائیں۔

اب تک دارالعلوم میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری رح، قاری محمد طیب مدظلہ، مولانا مفتی محمود مدظلہ، مولانا عبد اللہ درخواستی مدظلہ، حضرت مولانا رسول خان رح قدم رنجہ فرما چکے ہیں ۔ مدرسہ کی مزید توسیع کے لئے ملحقہ زمین خریداری کے لئے رقم کی اشد ضرورت ہے ۔ مدرسہ کو علاقہ کی عظیم دینی درسگاہ بنانے کا پروگرام ہے اور آئندہ دارالحدیث کی عمارت مکمل ہونے پر کے قابل ترین اساتذہ کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔

مخیر حضرات اپنے صدقات ۔ خیرات ۔ زکوٰۃ ۔ عطیات سے مدرسہ کی اعانت فرمائیں۔

الداعی الی الخیر : (مولانا) شفیق الرحمٰن، مہتمم دارالعلوم عربیہ انوار الاسلام رجسٹرڈ مکی مسجد

لنک روڈ کیہال، ایبٹ آباد، ہزارہ